شجاعیہ ٹائمز

انگریزی ہفت روزہ

اردو ایڈیشن/ Urdu Edition

Al-Watan
Tours & Travels
Hajj & Umrah Group Operator.
Domestic & International Air Ticketing and Visa Services
#Shop No.15, 16, Shujaiya Bazar, Charminar, Hyderabad.
Ph: 040-66171244 / 9247772786

28 جون/2025ء ☆ تعدادِ صفحات:8 ☆ قیمت:-/10 روپے

○بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ألاان أولياء الله لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون: اولیاء اللہ ، اللہ کے دوست اور مقربین الٰہی ہوتے ہیں جن کی زندگیوں کا ہر لمحہ امر ربی کے تحت ہے وہ صبح وشام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا جنکا مقصدِ حیات ہے جنکی صحبتوں میں انسان سلوک کی منزلیں طے کرتا ہے۔قلب کی پاکیزگی نفس کا تزکیہ اور روح کا تجلیہ ان سے نسبت کے ذریعہ ممکن ہے۔ بزرگان دین اور صوفیائے کرام نبوت کے بعد بندگان خدا کی رہنمائی تربیت اور اصلاح کیلئے منجانب اللہ معمور کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تک رسائی کی یہی صورت ہے کہ اسکے دوستوں سے لولگائی جائے کہ اُن کا فیضان قیامت تک جاری رہے۔ اولیاء اللہ نے شرک، بدعت اور ہر طرح کی گمراہی سے لوگوں کو بچایا۔ عابد ومعبود کے رشتے کو مستحکم اور لوگوں کی روحانی بیماریوں کو دور کیا اور انکے دینی ودنیاوی درجات کو اپنی دعاؤں اور اپنے تصرف سے بلند کیا۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت وصحبت میں جمائے رکھو جو صبح وشام یادالٰہی میں ہوتے ہیں اور اس شخص کی اطاعت نہ کرو جسکے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا اور وہ اپنی ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے۔

عہد حاضر میں بزرگان دین کے مشن کو سمجھنے کی ضرورت ہے تاکہ ہماری زندگیوں میں یاد الٰہی اور عشق نبویؐ کے ولولے ٹھاٹیں مارنے لگیں۔

سرزمین حیدرآباد پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم رہی اور اولیاء اللہ کے فیضان سے بے شمار لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہوا بزرگان دین کی دعاؤں سے انمیں دنیاوی اور سماوی آفات سے نجات ملی۔ ان ہی مقدس اور عظیم اولیاء اللہ میں قطب الہند غوث دکن حضرت حافظ سید میر شجاع الدین قادریؒ قدس سرہ العزیز بھی شامل ہیں آپ ولی کامل قطب وقت اور صوفی باصفا ہونے کے ساتھ ساتھ علوم ظاہری میں بھی بے مثال اور باکمال تھے۔مفسر قرآن، محدث، ماہر فقہ، مصلح، ادیب اور شاعر کی حیثیت سے آپ کی خدمات بے مثال ہے‘ اور آپ کے فیوض نے فکر ونظر کو روشنی اور بصیرت سے مالا مال کیا۔

آپ پیر روشن ضمیر تھے آپ کی فیض صحبت سے بے شمار لوگوں نے روحانی سکون حاصل کیا اور محبت الٰہی سے سرشار ہوئے۔

<u>آپ کا نام ونسب:</u> آپ کا اسم گرامی میر شجاع الدین حسین تخلص فقیرؔ فرمایا کرتے تھے۔آپکا سلسلہ نسب ۲۸ واسطوں سے امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہ سے ملتا ہے۔آپکی ولادت ۱۱۹۱ھ میں برہان پور، مدھیا پردیش میں ہوئی۔

<u>آپ کے والدین واجداد:</u> آپ کے والد بزرگوار علیہ الرحمہ کا اسم گرامی حضرت سید کریم اللہ تھا، آپ نہایت متقی اور پرہیز گار تھے۔ ناصر جنگ بہادر (میر فرخندہ علی خان ناصر الدولہ نظام الملک آصفجاہ رابع) نے آپ کو خطاب خانی وبہادر سے مخاطب کیا اور قطب الہندؒ کے دادا کا اسم مبارک میر محمد دائم علیہ الرحمہ تھا۔ زبردست عالم اور صاحب کمال بزرگ تھے۔ مرزا بے دل علیہ الرحمہ سے شرف تلمذ رکھتے تھے۔نواب آصف جاہ بہادر حضرت سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔اور حضرت کے فضائل وکمالات کی وجہ سے برہان پور کی قضأت آپ کی ذمہ داری میں رکھدی تھی۔آپ کے نانا کا اسم مبارک حضرت خواجہ صدیق عرف غلام محی الدین علیہ الرحمہ تھا۔ جامعہ مسجد برہان پور کی تولیت حضرت ہی کے تحت تھی۔ عبادت گذار اور نہایت پرہیز گار بزرگانِ برہان پور میں آپکا شمار ہوتا تھا۔آپکی اکلوتی صاحبزادی حضرت عارفہ بیگم صاحبہ حضرت قطب الہند کی والدہ ماجدہ تھیں۔

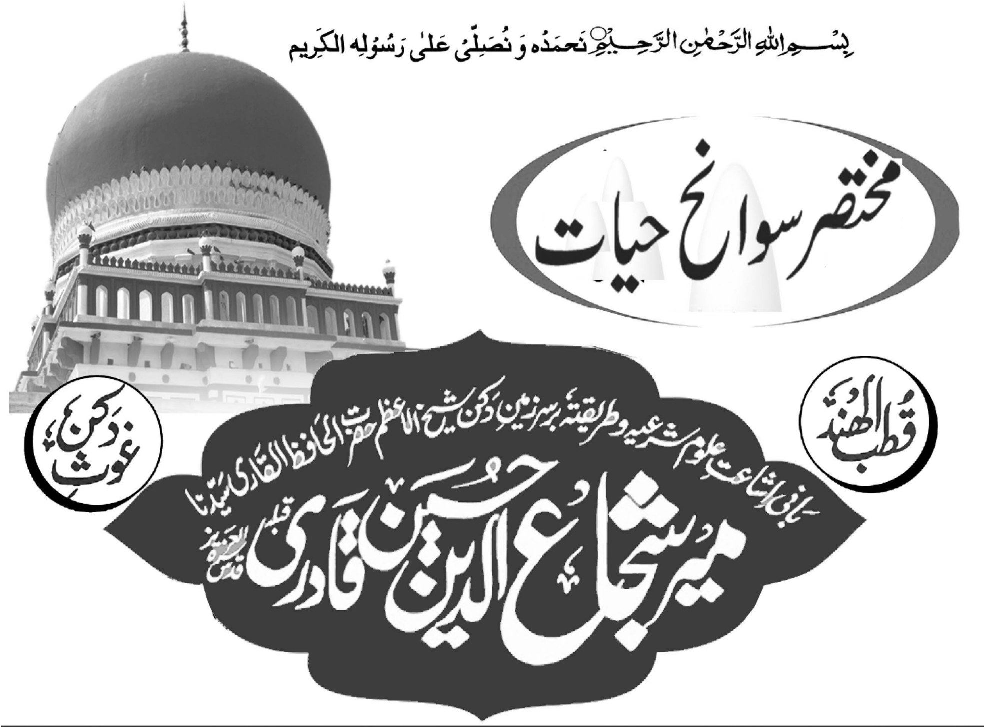

<u>آپ کی تعلیم وتربیت:</u> حضرت قطب الہند کی ابتدائی تعلیم وتربیت آپ کے نانا حضرت خواجہ صدیق عرف غلام محی الدینؒ نے فرمائی۔آپ نے کم سنی میں قرآن مجید حفظ فرمایا۔ صرف ونحو وغیرہ بھی آپ نے اپنے نانا بزرگوار سے پڑھی اور ایک روایت کے مطابق حضرت شاہ ولی اللہؒ کی صحبت سے بھی استفادہ کیا۔ 17 سال کی عمر میں حجِ بیت اللہ وزیارتِ روضہ رسول اکرم ﷺ سے سرفراز ہوئے۔

<u>بیعت وخلافت:</u> حضرت قطب الہند کو بیعت وخلافت ۴ سلسلوں میں یعنی (قادری، چشتی، نقشبندی، رفاعی) حضرت تاج الفقراء تاج العلماء مولانا شاہ محمد رفیع الدین صاحب قبلہ قندہاری علیہ الرحمۃ والرضوان سے حاصل ہے جو حضرت خواجہ رحمت اللہ نائب رسول علیہ الرحمۃ والرضوان رحمت آباد شریف کے خلیفہ ہیں۔

حضرت قطب الہند نے ۶ مہینے تک پیر ومرشد کی خدمت میں رہ کر اکتساب سلوک وریاضت وغیرہ کی۔ اور بعد وصول اجازت وخلافت حیدرآباد دکن کو تشریف فرما ہوئے۔ حیدرآباد دکن میں حضرت قطب الہند نے نواب عزت یار خانؒ صدر الصدور سے صحاح ستہ میں سندِ حدیث حاصل فرمائی۔

<u>آپ کا دکن میں قیام:</u> حیدرآباد دکن کی جامع مسجد جو چار مینار کے دامن میں واقع ہے۔ اور جو چار مینار سے قبل کی تعمیر کردہ ہے وہ اس وقت غیر آباد ہوچکی تھی۔ اور فیل خانہ میں تبدیل ہوچکی تھی۔ حضرت قطب الہندؒ نے اس کو آباد فرمایا۔ اور دکن میں پہلے مدرسہ حفظ قرآن کی بنیاد ڈالی۔ اور مسجد کے مشرقی حصہ میں اپنی خانقاہ قائم فرمائی۔ جہاں مریدین ومعتقدین کے قیام وطعام وتربیت کا انتظام رکھا گیا تھا۔ وہ خانقاہ آج بھی موجود ہے حضرت قطب الہند کی تعلیمات سے متاثر ہوکر نواب ناصر الدولہ بہادر (میر فرخندہ علی خان ناصر الدولہ نظام الملک آصفجاہ رابع) نے اپنے فرمان کے ذریعہ جامع مسجد کا نام بدل کر جامع مسجد شجاعیہ کردیا اور اس مسجد کی تولیت حضرت قطب الہند کے خاندان کے تحت کردی۔

<u>آپ کے تصانیف:</u> حضرت نے مختلف زبانوں اور عنوانات کے تحت کثیر تصانیف تحریر فرمائی ہے۔ جن میں مشہور یہ ہیں۔

(۱) جوهر النظام : عربی فقہ میں رسالہ کشف الخلاصہ اردو زبان میں جس طرح کے مفید ومقبول ہوا۔ ویسا ہی یہ رسالہ عربی میں بلیغ ہے۔

(۲) كشف الخلاصه: (اردو) یہ رسالہ فقہ میں سہل اور مقبول ہے جس میں (۳۸۳)اشعار ہیں۔

(۳) رسالہ علم القرأت: (اردو) حضرت قطب الہند کو تجوید میں بھی نہایت عبور حاصل تھا۔ قواعد تجوید میں یہ رسالہ تحریر فرمایا۔

(۴) رسالہ رؤیت: (فارسی) اس رسالہ میں آیات واحادیث سے رؤیت باری تعالی جو بروز محشر ہوگی مدلل طور پر ثابت فرمایا۔

(۵) رسالہ فوائد جماعت: (فارسی) یہ رسالہ جماعت کے فضائل میں مختصر ومفید ہے۔

(۶) رسالہ جبر وقدر : (فارسی) مسئلہ جبر وقدر جبکہ یہ ایک نازک مسئلہ ہے حضرت قطب الہند نے اس مسئلہ کو کمال عمدگی سے لکھا ہے ہر شخص کو تشفی ہوجاتی ہے۔

(۷) رسالہ سماع: (فارسی) اس رسالہ میں نادر روایتیں تفہیمِ سماع کے متعلق تحریر فرمائی ہے۔

(۸) رسالہ احتلام : (فارسی) اس رسالہ میں ایک شخص کے احتلام کے متعلق پوچھے ہوئے سوال کا جواب تحریر فرمایا۔

(۹) رسالہ سلوک قادریہ ونقشبندیہ : ان رسالوں میں سلوک قادریہ ونقشبندیہ ذکر واشغال کے طریقے بتائے گئے ہیں۔

(۱۰) مناجات ختم قرآن: (منظوم) ان مناجات میں عربی کے اشعار میں قرآن مجید کے ہر ہر سورہ کو دعا کے لئے لایا گیا ہے۔ اور قبولیت دعا میں نہایت پر اثر ہے (طبع ہوچکا ہے)۔

(۱۱) خطبات عربی: (منظوم وغیر منظوم) آپ کے تصانیف خطبوں کی ایک مستقل کتاب ہے جس میں کئی خطبے عبارات مضامینِ بلیغہ فصیحہ (زیر طبع) اس کے علاوہ غزلیات فارسی میں بھی آپ کا دیوان موجود ہے۔

<u>قطب الہندؒ کی اولاد:</u> حضرت قطب الہند کو صرف ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی ہے۔

(۱) صاحبزادہ حضرت حافظ حاجی عبداللہ شاہ شہیدؒ تھے جو حضرت قطب الہند کی حینِ حیات میں شہادت پائی۔

(۲) صاحبزادی جو حضرت عبدالکریمؒ بدخشانی سے منسوب ہے۔

<u>آپ کے سجادگان:</u> حضرت قطب الہندؒ کے وصال کے بعد (۱) آپ کے نبیرہ حضرت سید دائمؒ آپ کی بارگاہ کے سجادہ نشین اول ہوئے اور آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے (۲) حضرت سید عبداللہ شاہ ثانیؒ اور آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے (۳) سید شاہ یٰسؒ اور آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے

(۴) حضرت سید شاہ غلام صمدانیؒ اور آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے

(۵) حضرت سید شاہ شجاع الدین ثانیؒ اور آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے (۶) حضرت سید شاہ عبیداللہ قادری المعروف آصف پاشاہ موجودہ جانشین ومتولی وذمہ دار تمام اُمور بارگاہ ومتعلقات متولی وجامع شجاعیہ چار مینار ہیں۔

<u>حضرت قطب الہندؒ کے خلفاء:</u> (۱) حضرت حاجی حافظ سید عبداللہ شاہ شہید فرزند قطب الہندؒ۔ (۲) حضرت سید دائمؒ نبیرہ قطب الہند۔ (۳) حضرت قائمؒ نبیرہ قطب الہند۔ (۴) حضرت عبدالکریمؒ بدخشانی (۵) حضرت سید پرورش حسینی المعروف بادشاہ حسینیؒ - (۶) حضرت خواجہ میاںؒ وغیرھم۔

<u>آپ کا وصال وتدفین:</u> حضرت قطب الہند نے ۳/محرم ۱۲۶۵ھ کو وصال فرمایا اور آپ کی تدفین آپ کے نبیرہ وجانشین حضرت سید دائمؒ کے باغ واقع عیدی بازار میں عمل میں آئی۔ اور آپ کی مزار اقدس پر حضرت سید دائمؒ نے عالیشان گنبد تعمیر فرمائی۔

حضرت کا عرس شریف ہر سال ۲ تا ۵ محرم الحرام زیر نگرانی حضرت سید شاہ عبیداللہ قادری آصف پاشاہ سجادہ نشین ومتولی منایا جاتا ہے۔

خصوصی اشاعت بضمن عرس شجاعیہ

شجاعیہ ٹائمز

28 جون 2025ء

حضرت قطب الہند کے شیوخ اور ہم عصر مشائخ: ایک اجمالی تعارف

از: پروفیسر محمد عبدالحمید اکبری، صدر شعبہ اردو، بندہ نواز یونیورسٹی کلبرگی

حضرت قطب الہند، غوثِ دکن علامہ میر شجاع الدین صاحب قُدِّسَ سرہٗ کی ولادت 24 محرم الحرام 1191ھ برہان پور میں ہوئی۔ حضرت اپنے والدِ بزرگوار کے حضرت میر کریم اللہ صاحب علیہ الرحمہ کے اکلوتے فرزند تھے۔ فرزند دل بند کی ولادت کے تیسرے سال ہی 12 محرم 1194ھ کو بروز جمعہ حضرت میر کریم اللہ صاحب علیہ الرحمہ کا وصال ہوا۔ حضرت قطب الہند کی پرورش اور تعلیم و تربیت آپ کے نانا محترم حضرت سید خواجہ صدیق صاحب المعروف بہ غلام محی الدین علیہ الرحمہ نے اپنے ذمہ لے لی۔ جو بذاتِ خود ایک قابل ادیب اور کامل بزرگ تھے۔ آپ نے اپنے ہونہار اور اکلوتے نواسے کی تعلیم و تربیت کا خاص اہتمام رکھا۔ صرف و نحو کے علاوہ دوسرے علوم مروجہ کی درسی کتابیں پڑھائیں۔ برہان پور کے دیگر علماء و فضلاء سے بھی تعلیم دِلوا کر کم سنی ہی میں حضرت قطب الہند کو لائق و فائق بنا دیا۔ آپ کے نانا محترم مولانا غلام محی الدین نے رضائے الٰہی کے تحت 15 رشوال المکرّم 1206ھ بروز یکشنبہ وفات پائی۔ حضرت قطب الھند نے 15 سال کی عمر تک حفظِ قرآن اور تجوید کی تکمیل فرمالی تھی۔ کتابوں کے مطالعے سے اُن کے مطالب و مفاہیم تک ان کی رسائی بآسانی ہوتی۔

اُردو، عربی، فارسی تینوں زبانوں میں حضرت قطب الہند کو کمال حاصل تھا۔ آپ نے ان تینوں زبانوں میں اپنے رشحاتِ قلم یادگار چھوڑے ہیں۔ نظم ہو کہ نثر اپنی تحریری کاوشیں صبحِ قیامت تک مشعلِ راہ ثابت ہوتی رہینگی۔ متعدد رسالے، خطبات اور غزلیات کا ذخیرہ علمی، ادبی، روحانی طور پر پیش کیا ہے۔ جن کے اُردو ترجموں کے ذریعے موجودہ سجادہ نشین حضرت آصف پاشاہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔

فقہ حنفی پر حضرت کا منظوم رسالہ ''کشف الخلاصہ'' کے نام سے معروف ہے۔ جس میں فقہ حنفی کے تحت مسائلِ وضو، نماز، تراویح، نمازِ عیدین، زکوٰۃ، روزہ، حج اور قربانی وغیرہ پر نہایت سہل انداز میں احکامِ اسلام بیان کیے ہیں۔ یہ کتاب ''کشف الخلاصہ'' بارگاہِ حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ میں مقبول ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی تصنیفات میں ،جوھر النظام (عربی) خطبات (عربی) رسالہ رؤیت، رسالہ فوائد جماعت، رسالہ جبر و قدر، رسالہ سماع، رسالہ احتلام، فارسی میں ہیں جب کہ رسالہ علم القرأت، کشف الخلاصہ اُردو زبان میں تحریر کیے گئے ہیں۔

نانا محترم حضرت غلام محی الدین علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد کوئی سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں حجِ بیت اللہ اور زیارت روضۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ بعدہٗ نواب فتح الدولہ کی گزارش پر حضرت قطب الہند حیدر آباد تشریف لائے جہاں آپ نے سند حدیث مولانا مولوی عزت یار خان محی الدولہ صدر الصدور سے حاصل کی اور علمی و دینی خدمات کا سلسلہ جاری رکھا۔

صوفیہ کرام کے یہاں باطنی تربیت کے لیے شیخِ طریقت کے ہاتھ پر بیعت کی جاتی ہے، حضرت میر شجاع الدین حسین قادری علیہ الرحمہ کو بھی قلبی اشارہ اور باطنی روحانی میلان ہوا کہ حضرت سید رحمت اللہ نائب رسول علیہ الرحمہ سے بیعت لے لیں۔ رحمت آباد پہنچنے پر معلوم ہوا کہ ایک ہفتہ پہلے ہی حضرت نائب رسول رحلت فرما گئے۔ مزید ہفتہ بھر آپ نے اسی جگہ اذکار و اشتغال میں مصروف رہے۔ اسی دوران حضرت نائب رسول نے آپ کو باطنی اشارہ فرمایا کہ آپ حضرت شاہ رفیع الدین قندھاری محدثِ کبیر کی صحبتِ فیض درجت میں حاضر ہو جائیں۔ پھر حضرت قطب الہند نے قندھار مہاراشٹر حاضر ہو کر اکتساب فیض کیا۔ کوئی چھ ماہ شاہ رفیع الدین قندھاری کی خدمت میں گزارے۔ اس طرح حضرت قطب الہند کو محدثِ کبیر شاہ رفیع الدین قندھاری نے قادری، چشتی، نقش بندی اور رفاعی سلسلوں میں بیعت و خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔

حضرت قطب الہند نے حیدر آباد میں ایک غیر آباد مسجد کو آباد کیا اور تعلیم کے لیے مدرسہ بھی قائم کیا۔ حضرت کی بزرگی، تقویٰ و پرہیزگاری کا شہرہ ہوا تو عوام و خواص علماء صلحاء، اُمراء و نواب ملاقات کا شرف حاصل کرنے حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے رہے۔ حضرت قطب الہند کے دستِ حق پرست پر بے شمار لوگوں نے بیعت کی اور تقریباً 55 ہزار اُمت دعوت نے آپ کے ہاتھ پر اِسلام قبول کیا۔

سید عبیداللہ قادری المعروف بآصف پاشاہ حفیدۃ الشیخ علیہ الرحمہ کے الفاظ میں: ''قطب الهند غوث الدكن الحافظ السيد مير شجاع الدين القادری قُدس سرهٗ العزيز وَهُوَ وَلِیٌ كَامِلٌ وَ قطب و صوفی مَعَ ذٰلِکَ اَنَّهٗ عَالِمٌ فی العلوم الظاهره وَ هٰكذا اَنَّه مفسرٌ مُحدثٌ ،فقيهٌ وَ اَديبٌ وَ شاعرٌ و مُصلحٌ لِقَومٍ''

محفل میلاد اور قصیدۂ بردہ شریف کے ابتداء کار صاحب کشف و کرامات، اخلاق میں نبوی مزاج کے پیکر، محبتوں کے سمندر، مُریدوں معتقدوں کے دل بر، خلفاء کرام و شہزادگانِ والا شان کے رہبر حضرت قطب الھند بآواز بلند کلمۂ طیبہ کا ذکر کرتے ہوئے بمصداق بشارتِ الٰہیہ يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّه o اِرْجِعِی اِلٰی رَبِّکَ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّه o پر اپنی جان 3 محرم الحرام 1365ھ کو جانِ آفریں کے سپرد فرمادی۔

حضرت قطب الہند کے شیوخ: حیدر آباد دکن اپنے علمی، ادبی اور روحانی اثرات اور خدمات کے پیشِ نظر، ہند و بیرونِ ہند میں مشہور و متعارف ہے۔ یہاں کی سرزمین علمائے ربانیین اور مشائخین ذوی الاحترام سے کبھی تہی دامن نہیں رہی۔ حضرت قطب الہند میر شجاع الدین حسین قادری علیہ الرحمہ جو خود بہت کم عمری میں علوم و فنون حاصل کر چکے تھے، 26/25 سال کی عمر میں حیدر آباد تشریف لائے تھے۔ ان کی عبادت، زہد و تقویٰ اور علمیت کا شہرہ سن کر امراء، علماء صلحاء اور طلبہ حضرت کی خدمت میں حاضر آ کر فیض حاصل کرتے تھے۔ حضرت قطب الہند علم ظاہری کے حامل و عامل تھے ہی تھے لیکن علم باطن کا داعیہ جب ان کے دل میں پیدا ہوا تو تزکیہ نفس، تصفیہ قلب اور تجلیہ روح کے لیے پہلے تو حضرت خواجہ رحمت اللہ رحمت آبادی نائب رسول علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن کچھ دن پہلے ان کا وصال ہو چکا تھا پھر آپ حضرت نائب رسول علیہ الرحمہ کی روحانیت سے رجوع ہوئے تو حضرت نے شاہ رفیع الدین علیہ الرحمہ کی طرف ان کی توجہ مبذول کروائی۔

اس طرح حضرت قطب الہند کے روحانی شیوخ میں حضرت شیخ العرب والعجم محدث کبیر حضرت مولانا شاہ رفیع الدین قندہاری علیہ الرحمہ کو مقامِ بلند حاصل ہے۔ حضرت محدث کبیر شاہ محمد رفیع الدین قندہاری نے اپنے علم و عمل کے ذریعے نہ صرف ملکِ ہندوستان بلکہ ملک عرب میں بھی روحانیت کو عام کیا۔

آپ کی ولادت 19/ جمادی الثانی 1164ھ کو قندہار شریف میں بعد نماز فجر عمل میں آئی۔ حضرت حاجی سیاہ سرور مخدوم علیہ الرحمہ کے اشارۂ منامی کے تحت آپ کا نام غلام رفاعی عرف محمد رفیع الدین رکھا۔ بچپن ہی سے چہرہ مبارک سے بزرگی کی علامات ظاہر تھیں اور حاجی سیاہ سرور مخدوم قندہاری علیہ الرحمہ سے آپ کی نسبت و وابستگی بہت مضبوط تھی۔ تحصیل علم کے لیے بحکم حاجی سیاہ سرور مخدوم علیہ الرحمہ اورنگ آباد میں حضرت مولانا قمر الدین نقشبندی اور دیگر علمائے اورنگ آباد سے 9 سال تک اکتساب فیض کرتے رہے۔ مدینہ منورہ کے دوران قیام اپنا درسِ حدیث مسجد نبوی میں جاری رکھا۔ وہاں کے کئی حضرات نے ان کے درس میں شامل ہو کر سند حدیث لی۔ حضرت علامہ محدث یوسف نبہانی جیسے شیخ الحدیث فی جامعۃ الازہر بھی شاہ رفیع الدین قندہاری سے سند حدیث حاصل فرمائی ہیں۔

حضرت شاہ رفیع الدین قندھاری حضرت شیخ الاسلام مولانا انوار اللہ فاروقی کے والدِ بزرگوار کے نانا محترم ہیں اور خود ان کے دادا پیر بھی ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں مولانا عبدالباقی فرنگی محلی نے بھی سند حاصل کی۔ سلسلۂ اشرفیہ کے معروف بزرگ حضرت سید اشرف حسین اشرفی نے بھی سند حدیث لی۔

شاہ رفیع الدین قندھاری نے علم باطن، تزکیہ نفس وغیرہ کے لیے حضرت خواجہ رحمت اللہ نائب رسول کے دستِ اقدس پر بیعت فرمائی اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔ زیارت حرمین شریفین کے بعد آپ نے قندھار شریف میں خانقاہ بنام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا غوث الثقلین اور حضرت سیدنا شاہِ نقش بند قدس سرھم تعمیر کروائی جہاں سے لاکھوں بندگانِ خُدا کو درس توحید و رسالت حاصل ہوا اور اللہ رب العزت کی معرفت کے جام پلائے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت محدثِ کبیر کے فیضان سے مستفید ہونے کا شرف بخشے۔ آمین

آپ کی تصانیف میں (۱) ثمرات المکیہ (۲) انوار القندھار (۳) تذکرۂ نوبہار (۴) راحت الانفاس (۵) رسالہ اجازت نامہ (۶) رسالہ چشتیہ (۷) رسالہ نقش بندیہ (۸) تحفۃ البدیع وغیرہ شامل ہیں۔

(۲) حضرت خواجہ محمد صدیق عرف مولوی غلام محی الدین صاحب علیہ الرحمہ برہان پور کے وزراء، رؤسا و علماءِ وقت مولوی غلام محی الدین صاحب سے ملنے آتے تھے آپ حضرت قطب الہند علیہ الرحمہ کے نانا محترم ہوتے ہیں، جو جامع مسجد برہان پور کے متولی تھے اور بڑے عالی خاندان سے تھے۔ برہان پور کے اکابر مشائخ میں سے تھے۔ 1137ھ میں ولادت ہوئی۔ حصول علم کے بعد بڑے ادیب، کامل، قابل اور جید عالم بزرگ تھے۔ حضرت قطب الہند کی تعلیم اور تربیت میں ان کا اہم حصہ رہا۔ ابتدائی تعلیم حفظِ قرآن، تجوید اور تفسیر قرآن وغیرہ سکھائی۔ ان کے علاوہ دوسرے فاضل علمائے کرام سے بھی تعلیم و تربیت دلوا کر کم عمری میں انہیں عالم و فاضل بنا دیا۔ مولوی غلام محی الدین علیہ الرحمہ نے 15 رشوال المکرّم 1206ھ کو وصال فرمایا اُس وقت حضرت قطب الہند 15 رسال کے تھے۔ (۳) نواب عزت یار خان بہادر محی الدولہ صدر الصدور حضرت قطب الہند کے شیوخ میں شامل ہیں اس طور پر کہ آپ نے صحاح ستہ کی سند مولانا مولوی عزت یار خان محی الدولہ صدر الصدور سے حاصل کی۔ زیادہ تفصیلات نہیں مل سکیں۔

حضرت قطب الہند علیہ الرحمہ کے ہم عصر مشائخ:

معاصرینِ قطب الہند میں مشائخ ذی الاحترام کے ساتھ حضرت کے خلفاء اور شہزادگان بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ چند ہم عصر مشائخ کے نام ملاحظہ ہوں:

(۱) حضرت شاہ خاموش علیہ الرحمہ (۲) مولانا قاضی محمد شجاع الدین قادری علیہ الرحمہ
(۳) سید غلام علی شاہ قادری (۴) شیخ جی حالی (۵) سید پرورش علی بادشاہ حسینی علیہ الرحمہ
(۶) حضرت محمد زماں خان شہید (۷) سید شاہ نور الدین قمیصی
(۸) حضرت عبدالکریم بدخشانی (داماد) (۹) حضرت شاہ موسیٰ قادری (۱۰) حضرت رحمت میاں سجادہ بارگاہ نائب رسول

متذکرہ بالا ہم عصر مشائخ کرام کا اجمالی تذکرہ:

(۱) حضرت سید شاہ معین الدین حسینی المعروف شاہ خاموش علیہ الرحمہ:

آپ کی ولادت 1204ھ کو بیدر (کرناٹک) میں ہوئی۔ حضرت خواجہ بندہ نواز علیہ الرحمہ کے برادر بزرگ حضرت سید چندن حسینی علیہ الرحمہ کے سلسلۂ نسب سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت شاہ خاموش ایک ایسی بزرگ اور قابلِ احترام مشائخ سے ہیں جنہوں نے دین و ایمان کے استحکام اور خانقاہی نظام کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ حضرت کو شاعری سے بھی شغف حاصل تھا جو عشق رسول اور معارف و حقائق کے اظہار کے لیے وقف تھا۔ آپ کے کلام میں روحانیت اور تصوف کی تعلیمات کا ذکر ملتا ہے

شاہانِ آصفیہ حیدر آباد کے عطیات کو قبول نہیں کیا۔ تاریخی مکہ مسجد کے عقب میں ایک کچے مکان کو ترجیح دی جو آج خانقاہِ مکہ مسجد کے نام سے موسوم ہے۔ حضرت نے تجرد کی زندگی بسر کی اور 4/ ذی قعدہ 1288ھ کو وصال فرمایا۔ حضرت قطب الھند کے وصال 1265ھ کے وقت حضرت شاہ خاموش کی عمر 61 سال تھی۔

(2) مولانا قاضی حافظ ابو محمد شجاع الدین فاروقی قادری علیہ الرحمہ:

آپ بانی جامعہ نظامیہ حضرت مولانا شاہ محمد انوار اللہ فاروقی علیہ الرحمہ کے والدِ بزرگوار ہیں اور حضرت قطب الھند علیہ الرحمہ کے پیر بھائی ہوتے ہیں۔ آپ نہایت متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ آپ کا سلسلۂ نسب 38 واسطوں سے امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ ابتدائی تعلیم کے علاوہ حضرت بانی جامعہ نظامیہ نے اپنے والدِ گرامی سے سلوک کی تکمیل کی۔ حضرت حافظ ابو محمد شجاع الدین علیہ الرحمہ وحیدِ عصر، بلند پایہ عالم دین اور صاحبِ ورع شخصیت کے حامل بزرگ تھے۔ ولادت اور وفات کی تاریخ نہیں مل سکی۔

(3) سید غلام علی شاہ قادری علیہ الرحمہ: آپ حضرت سید شاہ موسیٰ قادری کے بڑے فرزند تھے۔ سلسلۂ نسب حضرت غوث اعظم قدس سرہ تک پہنچتا ہے۔ علم ظاہری کے حصول کے بعد علوم باطنی و معارف معنوی کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ انسانِ کامل کے مصداق صوفی و عارف تھے۔ تقریر و تحریر میں مُنشیِ بے بدل اور حقائق و معارف میں عارفِ بے مثیل تھے۔ عالم و فاضل اور شاعر کامل تھے۔ 22/ جمادی الاولیٰ 1258ھ کو حیدر آباد میں وصال ہوا۔ رحلت کی تاریخ نام مبارک سے استخراج کی۔ مادۂ تاریخ ''غلام علی الولی'' ہے۔ (1258ھ) ولادت کی تاریخ معلوم نہیں ہو سکی۔ ان کے وصال کے وقت حضرت قطب الہند کی عمر بابرکت 67 سال تھی۔

(4) شیخ جی حالی علیہ الرحمہ: حضرت شاہ محمد قاسم عرف شیخ جی حالی قدس سرہٗ کا سلسلۂ نسب حضرت عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے والد غلام محمد بن کبیر انصاری درویش سیرت اور نیک خصلت واقع ہوئے تھے۔ آپ کی ولادت 1175ھ ضلع فتح آباد کے ایک قصبے میں ہوئی۔ دس بارہ سال کی عمر میں ختم قرآن و احکام اسلامی سے متعارف ہوئے۔ آپ کو حضرت شاہ محمد عزت اللہ قدس سرہٗ سے بیعت حاصل ہے۔ اور خلافت بھی۔ پیر و مرشد کے تعمیل ارشاد میں شہرِ حیدر آباد کو اپنا مستقر بنایا۔ آپ فرماتے تھے کہ شریعت کا ترک کرنا گمراہی ہے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ نماز دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک نمازِ ظاہری اور دوسری نمازِ باطنی۔ نمازِ ظاہری قیام و قعود اور رکوع و سجود ہے جب کہ نماز باطنی ترکِ وجود ہے۔ یعنی اپنی ہستی کو عین ہستی سمجھنا چاہیے جو دونوں نمازیں ادا کرتا ہے وہ کامل ہوتا ہے۔ 29/ ربیع الثانی 1238ھ کلمہ شہادت کا ورد کرتے ہوئے واصل بحق ہوئے۔ محلّہ اُردو واقع شہر حیدر آباد میں مدفون ہیں۔ ان کے وصال کے وقت حضرت قطب الہند علیہ الرحمہ کی عمر 47 برس تھی۔

(5) مولانا حافظ میر پرورش علی المعروف بادشاہ حسینی علیہ الرحمہ:

مولانا سید شاہ محمد بادشاہ حسینی علیہ الرحمہ کی 1236ھ کو سید حیدر علی سیادت پناہ کے گھر حیدر آباد میں ولادت ہوئی۔ مولانا بادشاہ حسینی علوم اسلامیہ عربی و فارسی کے متبحر عالم، صاحبِ تصنیف بزرگ اور صاحبِ دیوان شاعر تھے۔ حضرت شجاع الدین حسینی قطب الہند علیہ الرحمہ کے مُرید و خلیفہ اور پوتر داماد تھے۔ حضرت قطب الھند علیہ الرحمہ کے بڑے فرزند شہید الاسلام حضرت میر عبد اللہ علیہ الرحمہ کی صاحب زادی کا نکاح حضرت قطب الہند کی موجودگی میں حضرت سید محمد بادشاہ حسینی سے ہوا جن سے چار فرزند ہوئے اور چاروں ولایت کے درجہ پر فائز ہوئے (۱) حضرت خواجہ محبوب اللہ (۲) حضرت سید احمد علی شاہ (۳) حضرت سید شاہ محمد مکی میاں اور (۴) حضرت علامہ سید عمر حسینی علیہ الرحمہ۔ حضرت سید بادشاہ حسینی علیہ الرحمہ کا وصال 1286ھ میں ہوا۔

(6) حضرت سید شاہ نور الدین قمیصی علیہ الرحمہ:

حضرت سید شاہ نور الدین قمیصی علیہ الرحمہ نجیب الطرفین سادات ہیں۔ آپ کی ولادت 1218ھ بمقام ساڈھورہ ضلع انبالہ صوبۂ پنجاب ہوئی۔ آپ کا سلسلۂ نسب پنجاب کے مشہور بزرگ حضرت سید شاہ قمیص اعظم قادری ساڈھوروی سے ہوتا ہوا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ حضرت سید شاہ نور الدین قمیصی قادری 1250ھ کو آصف جاہ چہارم نواب ناصر الدولہ کے دَور میں حیدر آباد رونق افروز ہوئے۔ درگاہ یوسفین میں شب و روز ذکر و شغل اور عبادت الٰہی میں مصروف رہے۔ حضرت غوث اعظم کے شہزادے کے حوالے سے عوام و خواص میں خوب چرچہ ہوا، چنانچہ آصف جاہ چہارم ناصر الدولہ اور کچھ عرصہ بعد آصف جاہ پنجم افضل الدولہ بھی شرفِ بیعت سے مشرف ہوئے۔ 11/ شعبان المعظم 1278ھ کو آصف جاہ ششم میر محبوب علی خان کی رسمِ تسمیہ خوانی کروائی۔ 4/ شوال المکرّم 1293ھ میں وصال پا گئے۔ حضرت قطب الھند کے وصال کے وقت حضرت سید نور الدین قمیصی 47 سال کے تھے۔

مذکورہ بالا مشائخ کے علاوہ حضرت عبدالکریم بدخشانی (دامادِ حضرت قطب الہند) حضرت شاہ موسیٰ قادری حضرت رحمت میاں سجادہ نشین بارگاہِ حضرت نائب رسول رحمت آباد، حضرت نور الاصفیاء قادری، حضرت شاہ سعد اللہ قادری مجددی، حضرت سید عبدالقادر صوفی، حضرت برہان الدین پشاوری حضرت قطب الہند کے فرزندان اور حضرت کے خلفاء بھی آپ کے ہم عصر مشائخ میں شمار کیے جا سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ حیدر آباد میں دوسرے ہم عصر علماء و مشائخ بھی گذرے ہیں۔ جنہوں نے اپنے اپنے انداز میں علم و عرفان کے چشمے جاری رکھے۔ وصلی الله تعالیٰ علیٰ خير خلقه ونورِ عرشه محمدٍ وّعلیٰ آلهٖ وصحبه اجمعين و بارك وسلم۔

شجاعیہ ٹائمز

خصوصی اشاعت بضمن عرس شجاعیہؒ

28 جون 2025ء

زیر نگرانی مولانا ابوالقاسم سید شاہ عبید اللہ قادری المعروف آصف پاشاہ

سجادہ نشین آستانۂ عالیہ شجاعیہ و متولی جامع مسجد شجاعیہ چارمینار حیدرآباد

نوٹ: تقاریب عرس شریف ۳۰ ماہ ہلالی کے مطابق انشاءاللہ ہوں گی۔

چار روزہ تقاریب عرس شریف

29 جون بروز اتوار عظیم الشان بین الاقوامی آن لائن جلسہ قرأت منعقد ہوگا جس میں بین الاقوامی قراء کرام حصہ لیں گے۔

30 جون بروز پیر شام ۷ بجے تا ۱۰ بجے مراسم صندل و جلسہ فیضان اولیاء و فیضان شجاعیہ آن لائن منعقد ہوگا۔ ان ہر دو جلسوں کی نگرانی مولانا آصف پاشاہ سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہ فرمائیں گے اور ان ہر دو جلسوں کی براہ راست نشریات فیس بک پیج hazrath shujauddin اور youtube channel shujaiya quadri/shujaiya پر 9 جولائی بروز منگل رات ۸ بجے اور 10 جون بروز پیر شام ۷ بجے تا ۱۰ نشر کیا جائے گا۔

محبان اولیاء اللہ کی شرکت عرس موجب حسنات ثواب دارین

المکلفین: ابوالابرار سید شاہ محمد ابراہیم قادری سجادہ نشین حضرت شہید الاسلامؒ

نبیرگان حضرت قطب الھندؒ ✦ سید شاہ محمد الحسینی قادری احمد پاشاہ ✦ سید شاہ غوث محی الدین قادری اعظم پاشاہ

جاری کردہ: انجمن خادمین شجاعیہ آندھراپردیش (رجسٹرڈ) افضل گنج

www.Shujaiya.com Ph : 040-66171244

مؤمن کی شان

حضرت صہیب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مؤمن کی بھی عجیب شان ہے کہ اس کی ہر حالت اس کے لئے خیر و بھلائی کا باعث ہے اور یہ بات صرف مؤمن کے لئے مخصوص ہے، کوئی اور اس کے وصف میں شریک نہیں ہے۔ اگر اس کو (رزق، فراخی، راحت، چین، صحت و تندرستی، نعمت و لذت اور طاعت و عبادت کی توفیق کی صورت میں) خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ خدا کا شکر ادا کرتا ہے، پس یہ شکر اس کے لئے خیر و بھلائی کا باعث ہوتا ہے اور اگر اس کو (فقر و افلاس، مرض و تکلیف، رنج و الم اور آفات و حادثات کی صورت میں) مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے، پس یہ صبر بھی اس کے لئے خیر و بھلائی کا باعث ہوتا ہے''۔ (مسلم) پس مؤمن کے لئے رنج و تکلیف میں مبتلا کرنے والی حالت صبر کا تقاضہ کرتی ہے اور خوشی و مسرت دینے والی حالت شکر کا۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں مقام یعنی صبر و شکر نہایت اعلیٰ ہیں۔

تصانیف: شعبہ نشر و اشاعت انجمن خادمین شجاعیہ

☆کشف الخلاصہ ☆مناجات ختم قرآن مجید ☆دینی تعلیمی نصاب ☆خطبات شجاعیہؒ ☆سیرت شجاعیہؒ ☆مناقب شجاعیہؒ ☆دل کی بیماریاں اوران کا علاج ☆رسالہ فضائل رمضان ☆اوراد و وظائف

Publications: Anjuman e Khadmeene Shujaiya

☆Kashful Qulasa ☆Munajat-e-Khatm-e-Quran ☆Deeni Taleemi Nisab ☆Qutbat-e-Shujaiya ☆Seerat-e-Shujaiya ☆Manaqab-e-Shujaiya ☆Dil Ki Bimariyan aur inka Ilaaj

Books Available at : کتابیں حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

#:Khanqahe Shujaiya, Backside Jama Masjid Shujaiya Charminar Hyderabad. **PH:040-66171244**

حلقۂ ذکر الٰہی، تعلیمات اسلامی و دینی تربیتی مجالس

بروز جمعرات

☆بعد عصر تا مغرب: حلقۂ ذکر جہری و وعظ (بمقام درگاہ حضرت سیدنا میر شجاع الدین صاحب قبلہ رحمت اللہ علیہ، عیدی بازار حیدرآباد)۔

بروز جمعہ

☆2-00 تا 3-00 بجے: خطاب، علامہ مولانا سید شاہ عبید اللہ قادری، آصف پاشاہ صاحب قبلہ (بمقام جامع مسجد شجاعیہؒ، چارمینار حیدرآباد) نماز جمعہ بوقت 3-15 بجے

☆بعد نماز جمعہ: مجلس درود و ذکر، نذرانہ سلام بحضور خیر الانام ﷺ۔

بروز ہفتہ

☆دینی تربیتی کیمپ

بعد مغرب تا اتوار کی عشاء

ذکر و اذکار، وظائف و درود، فقہی و بنیادی مسائل، تذکرۃ الاولیاء، مراقبہ، پنجگانہ نمازوں کے علاوہ تہجد و اشراق کی عملی تربیت (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)

بروز اتوار

☆دوپہر 2 تا 3 بجے: حلقۂ ذکر، درس حدیث، خطبات غوث الاعظمؓ، فقہی مسائل، تذکرۃ الاولیاء۔

بروز پیر

☆بعد نماز مغرب تا عشاء حلقۂ ذکر و درس بمقام بارگاہ حضرت حافظ سید عبد اللہ شاہ شہیدؒ عیدی بازار، حیدرآباد۔

بروز منگل

☆مغرب تا عشاء: درس تصوف، سوال و جواب (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)

☆بعد گیارہ روزہ محافل

روزانہ: بعد نماز مغرب ذکر جہری (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ، عقب جامع مسجد شجاعیہ چارمینار، حیدرآباد۔

زیر نگرانی و زیر سرپرستی

حضرت العلامہ مولانا

سید شاہ عبید اللہ قادری، آصف پاشاہ صاحب قبلہ

سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہؒ، متولی و خطیب جامع مسجد شجاعیہؒ، چارمینار حیدرآباد۔

زیر نگرانی:

انجمن خادمین شجاعیہؒ آندھراپردیش

040-66171244

خصوصی اشاعت بضمن عرس شجاعیہ

شجاعیہ ٹائمز

28 جون 2025ء

فیوضات ومناقب شجاعیہ

حضرت قدس سرہ کے کرامات میں

یہ مسلم ہے کہ جب مقبولیت ازلی سے تقرب بارگاہ رسالت پناہی کا مرحمت ہوتا ہے تو اس مرد کامل سے کرامات وخرق عادات کا ظاہر ہونا ادنی سی بات ہے کیونکہ ولی صاحب کشف کی قوت اظہار کرامت محصلہ میں اللہ سبحانہ تعالی وتقدس ایسی پراثر پر زور ہے کہ محالات عقلیّہ امور محالیہّ روبرو اسکے آسان وممکن الوقوع ہوجاتے ہیں جیسا کہ مولانا فرماتے ہیں۔شعر

ترجمہ:اولیاء کو اللہ کے پاس سے ایسی قدرت ملتی ہے کہ وہ چھوڑے ہوئے تیر کولوٹا دیتے ہیں۔

ہر چند حضرت قدس سرہ کے کرامات وخرق عادات کا پورے طور حصر اس مختصر میں باعث طوالت کتاب کا تھا مگر چند واقعات کرامات جنکا بیان ضروری تھا درج کرنا ہوا۔

راجہ سنبھو پرشاد کا اسلام سے مشرف ہونیکا واقعہ:۔

جب زنانی مکان، مدرسہ جامع مسجد کا تیار ہوگیا اور متعلقین وغیرہ اس مکان میں آگئے چندروز کے بعد راجہ صاحب جو کہ حضرت سے مطلق واقف نہ تھے ایک روز معمار ومزدوروں کو واسطے صاف کرنے مہری اپنے مکان کے جس کا عبور مکان ومدرسہ کے نیچے سے تھا روانہ کئے وہ لوگ آکر اطلاع کئے کہ اگر مردانہ ہوتو ہم لوگ مہری راجہ صاحب کے مکان کی کھول کر صاف کر لیتے ہیں اسو قت حضرت نہ ہونے سے ان لوگوں کو زنانہ سے اطلاع دی گئی کہ تم لوگ کل آکر حضرت سے اجازت لے کے مہری کو صاف کر لینا وہ لوگ واپس جاکر پوری کیفیت راجہ صاحب سے بیان کئے راجہ صاحب جو کہ اس وقت کے بڑی ذی رتبہ تھے اس روز کے حرکت سے غصہ سے کہے کہ کون فقیر آیا ہے جو ہماری قدیم مہری کھولنے کو مانع ہے اور جو کچھ اس وقت غصہ سے کہنا تھا کہے اسی روز سہ پہر کو طالب الدولہ راجہ صاحب کے مکان پر آئے تو راجہ صاحب نے ان سے بھی حضرت کی شکایت اور مزدوروں کا واپس ہونا جو کہ ناگوار ہوا تھا خوب ہی کہے۔طالب الدولہ چونکہ حضرت سے واقف تھے راجہ صاحب سے کہے کہ وہ ایک بزرگ مقدس ہیں کبھی آپ کے مزدوروں کو مہری کھولنے سے مانع نہونگے میں کل جاکر حضرت سے اجازت دلوادنگا دوسرے روز وہ مزدور مدرسہ میں حاضر ہوکر حضرت سے مہری صاف کر لینے کو عرض کئے تو حضرت نے ان کو اجازت دے دی وہ مہری جو قد آدم سے زیاد عمیق تھے مٹی سے جب صاف ہوگئی تو راجہ صاحب اپنے مکان میں سے اس مہری میں اتر کے دیکھتے ہوئے مدرسہ میں آئے اور ہمراہی کے لوگ باہر سے آکر مدرسہ میں کھڑے ہوئے حضرت قدس سرہ بھی اپنی جائے سے اٹھ کر لب زہ مدرسہ پر تشریف فرما ہوئے اور مسکرا کے مہاراج کو سلام کئے اب یہ پہلی نظر فیض اثر تھی جو باہمی اتفاق وعقیدت کی محرک ہوئی راجہ صاحب بھی حضرت کو سلام کر کے بعد خیریت پرسی کے رخصت ہوئے حضرت نے ملازمین راجہ صاحب سے فرمائے کہ فقیر کے طرف سے مہاراج کو کہنا کہ آپکے فرصت کا وقت معلوم ہوتو فقیر ملاقات کو آئے گا وہ لوگ اسی طرح عرض کئے تو مہاراج نے دوسرے روز تشریف فرما ہونے کو کہلوائے۔اور افضل بیگم سے جو ان کے محل تھی آپ کے (کی) تشریف فرمائی کا احوال بیان کیئے بیگم ان سے ایسا کہے کہ جب حضرت اویں (آئیں) تو میں برآمدہ سے دیکھوں گی غرض دوسرے روز حضرت قدس سرہ راجہ صاحب کے مکان پر تشریف فرما ہوئے تو راجہ صاحب آپ کے روبرو بیٹھ کر اس پرتو مقدس کے اثر سے ایسے (ایسی) باتیں کئے گویا کوئی مرید اپنی پیر سے جس طرح باتیں کرتا ہے اودہر افضل بیگم بھی بالاخانہ پر آکے حضرت کو دیکھنے لگے حضرت نے جاتے وقت فرمایا کہ فقیر آپ کے دولت خانہ کے عقب میں مقیم ہوا ہے عنایت رکھنا۔جب حضرت تشریف فرما ہوئے تو افضل بیگم نے راجہ صاحب سے کہے کہ اب میں بھی حضرت کی مرید ہونگی حضرت کو پھر کل تکلیف فرمانے کہلواؤ چنانچہ راجہ صاحب نے حضرت کو اس طرح کہلوایا دوسری روز جب کہ حضرت تشریف فرمائے تو راجہ صاحب نے حضرت کو زنانہ میں ہمراہ لے گئے افضل بیگم روبرآکر آداب بجالائے اور مرید ہونے کا اشتیاق ظاہر کئے حضرت نے ان کے معروضہ پر فرمایا کہ جب تم مرید ہوتے ہو تو پھر تم کو راجہ صاحب کے ساتھ نکاح کرنا ہوگا اور وہ تو مسلمان نہیں ہیں پھر نکاح کس طرح ہوسکے (بیگم راجہ صاحب سے کہنے لگی اجی اب تک میں تمہاری ساتھ بہت روز رفاقت دی اور تم نے بھی میرا خواب ناز اوٹھائے) اگر تم کو میری رفاقت والفت منظور ہے تو تم بھی مسلمان ہو ورنہ میں تم سے جدا ہوجاونگی چونکہ راجہ صاحب کو بیگم سے ایک عشق تھا عرض کئے کہ مناسب ہے مگر خفیہ مسلمان ہوتا ہوں کیونکہ اگر ظاہر طور پر ہوں تو شاید حضور بندگان عالی ناصر الدولہ بہادر اور خیال نہ فرمائیں چنانچہ راجہ صاحب کے مسلمان ہونیکا ایک روز مقرر ہوا اوس روز مولوی اللہ والے صاحب ۔اور جناب حاجی عبداللہ صاحب اور مولوی سید عبدالکریم صاحب اور مولوی بدرالدین صاحب اور مولوی غوث صاحب مجلس منعقدہ میں شریک تھے راجہ سنبھو پرشاد مسلمان ہوئے اور افضل بیگم مرید ہوئے اس روزر سے انکا نام غلام رسول مقرر رہا۔مولوی اللہ والے صاحب نے کہا کہ حالت شرک وکفر کا ھبہ صحیح نہیں ہوتا اس لئے غلام رسول نے جو جو چیزین کہ افضل بیگم کو ھبہ کی تھیں اب ازسرنو ہبہ کی تجدید ہو چنانچہ اسوقت کل اسباب نکالا گیا اور ہبہ کی تجدید بھی دوبارہ کی گئی بعدہ ان دونوں نے حضرت سے وہ خلوص وعقیدت پیدا کئے کہ ایک دم حضرت کی رفاقت گوارا نہ کرتے یہاں تک کہ حضرت کے زنانی مکان میں سے ایک دروازہ سے اپنے مکان زنانی میں نصب کرائے حضرت اسی دروازے سے ان کے مکان میں تشریف لیجاتے اور اس مہری کو بھی بند کردئے حضرت کا معمول تھا کہ ایک وقت غلام رسول کے مکان میں خاصہ تناول فرمایا کرتے۔

غلام مرتضی کمندان کے اسلام لانیکا واقعہ:۔

دوسری آپ کی برکت اسطرح ہوئی کہ راجہ چندولعل کے وقت مسمی مُتیّا کمدان دو ہزار باقاعدہ فوج کے تھے وہ واپنے بیٹے کی شادی بہ تکلف شروع کئے اور بروز شب گشت ایسے موانعات درپیش ہوئے جس سے انکا دل اپنے مذہب وملت سے برگشتہ ہوگیا اور مسلمان ہونے پر مستعد ہوگئے اور راجہ چندولعل سے بھی اجازت حاصل کرلئے ان ایام میں ایکبار خواب میں دیکھے کہ ایک بزرگ کے ہاتھ پر اسلام لے آیا ہوں چونکہ وہ حضرت کو کبھی نہیں دیکھے تھے، اسلئے سونچا کرتے کہ الہی وہ کون بزرگ ہونگے جس کے ہاتھ پر اسلام لایا ہوں اگر ملجایں تو میں اُنہیں کے ہاتھ پر اسلام لاونگا جب اس بات کی شہرت ہوئی تو اکثر علما وغیرہ اپنے ہاتھ پر مسلمان ہونیکی خواہش کرنے لگے چنانچہ راجہ چندولعل نے بعض علما کے طرف سے مُتیّا کو کہے کہ فلان بزرگ کے ہاتھ پر اسلام لاویں تو مناسب ہے مگر متیّا کو تو اپنے خواب کی تعبیر کرنیکی خواہش تھی اس لئے اپنا ارادہ بیان کئے ۔اتفاقا ایک روز غلام قادر خان کے والدہ جو کہ حضرت قدس سرہ کے مرید تھے نیاز کی تقریب کئے اس تقریب میں حضرت بھی تشریف فرما ہوئے اور خان مذکور بہ سبب کمال اتحاد کے مُتیّا کو بھی مجلس میں شریک رہنے کی دعوت دئے جب پوری مجلس منعقد ہوئی کمندان نے حضرت کو دیکھتے ہی اپنے خواب کی تصدیق کر کے حضرت کے قدمبوس ہوئے اور خواب کا واقعہ بیان کر کے عرض کئے کہ غلام کا اب مطلب بر آیا دوسرے روز جامع مسجد میں حاضر ہوکر اپنی بیعت کا ایک دن مقرر کے چنانچہ اس روز بڑے تکلف سے حاضر ہوکر معہ تین سو ۳۰۰ ہمراہی کے آپ کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئے حضرت نے انکا نام غلام مرتضی مقرر فرمایا، بعدہ اسی تکلف سے حضرت اور تمام طالب علم مدرسہ کو اپنے مکان پر لیجا کر نہایت تکلف سے دعوت کئے وہاں بھی کئی عورتیں مسلمان ہوئیں۔

صاحب حسین کمندان کے اسلام لانیکا واقعہ:

تیسری برکت یوں ہوئی کہ صاحبو کمندان جو کہ ایک ہزار فوج کا افسر تھا چندروز کے بعد وہ بھی دوسو آدمیوں سے حضرت قدس سرہ کے ہاتھ پر اسلام لالیا حضرت نے انکا نام صاحب حسین رکھا جب یہ تین بڑے بڑے ذی رتبہ مسلمان ہوئے تو کئی شخص اس کے بعد مسلمان ہونے لگے جس سے بلدہ میں اسلامی یہ پہلی ترقی کا باعث ہوا۔

حضرتؒ کی تلاوت قرآن کی کیفیت:

حضرت قدس سرہ نماز تراویح آپ ہی پڑھاتے تھے ایک شب کو افضل بیگم نے اپنے مکان میں سے حضرت کی قراءت پوری حرفاً حرفاً سنکر متحیر ہوئی کہ اتنی دور سے کسطرح حضرت کا آواز سنائی دے رہا ہے اس وقت کے نورانی اثر سے بیگم کو رقت قلبی بھی ہوئی دوسرے روز جب حضرت تشریف فرما ہوئے تو بیگم نے شب کے واقعہ کو روبرو عرض کئے حضرت نے اشادفرمایا کہ شاید میری قراءت اس وقت جناب باری میں مقبول ہوئی ہو جس سے حجاب دوری کا تمہاری سماعت سے اٹھایا گیا اور تم نے اتنی دور کا آواز سنے۔

حضرت کا حفظ قرآن

دلیل خان صاحب مرید خواجہ میاں صاحب کے بیان کرتے تھے کہ میں قرآن مجید کے آیات متشابہات ومدات سرخ وسیاہ ووقف وغیرہ کو یاد کر کے امتحاناً حضرت کے خدمت میں حاضر ہوکر سنا کرتا مگر حضرت کا حفظ اس طرح صحیح تھا کہ کسی جگہ فرق نہیں ہوتا تھا او رمدّ سرخ وسیاہ میں بھی بخوبی تمیز ہوتا تھا جیسے میرے امتحان کا جواب ادا ہوجاتا۔

حضرتؒ کی مریدین پر توجہ کی کیفیت:

عادت شریف تھی کہ ہر روز بعد نماز اشراق کے مریدین پر توجہ فرمایا کرتے اور نماز میں بھی توجہ کا اثر مقتدیوں پر ظاہر ہوا کرتا جس سے آپ کے تکبیر تحریمہ کے ساتھ مریدین کی ایک حالت بخودی واضطرار ہوجاتی ایکبار آپ نے میر شمس الدین سے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی نماز میں چیخیں مارے تو اس کو باندہ لینا اتفاقا مولوی بدر الدین صاحب نے آپ کے تکبیر تحریمہ کسیاتھ چیخ مار کے بیخود ہوتے ہی میر شمس الدین صاحب نے انکو حسب الحکم حضرت کے تھامتے ہوئی وہاں سے لے چلے مگر وہ نہ تھم کر اسی بیخودی میں حوض کے قریب آکر ایسے گرے جس سے سر پھوٹ گیا اسی طرح انکو لیجا کر ایک حجرہ میں لٹادیئے اور آکر نماز میں شریک ہوگئے، حضرت قدس سرہ نماز سے فارغ ہوکر انکے پاس تشریف فرما ہوئے اور پانی پر کچھ دعا دم کر کے جب انکے منہ پر مارے تب مولوی صاحب کو ہوش آیا اس وقت حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اب سے ہم توجہ نہ دیا کرینگے مبادا اگر کوئی گر کر ہلاک ہوجاوئے تو مناسب نہیں۔

واقعہ :-

اس کے بعد ایکبار رحیم خان صاحب سے عرض کئے کے حضرت کی کوتوجہ سے ہمارے اشغال جمے رہتے تھے چندروز ہم پر وہ اثر توجہ کا پایا نہیں جاتا شاید حضرت توجہ کم فرماتے ہوں یہ سنکر آپنے ارشاد فرمایا کہ خیر تم لوگ جو کہ روبرو بیٹھا کرتے تھے اب سے بعد نماز صبح اشراق مگر ہمارے پیچھے بیٹھا کرو انشاء اللہ تعالی وہی بات حاصل ہوگی چنانچہ بالاجماع مریدین کا قول تھا کہ جس طرح حلقہ یا نماز میں وہ اثر وکیفیت رہا کرتی تھی اسی طرح اس نشست میں بھی وہی حالت وفیضانی وبرکت رہا کرتی تھی۔

واقعہ :-

رحیم خان صاحب بیان کرتے تھے کہ ایک بار میرے دل میں خطرہ گذرا کہ شاہ سعد اللہ صاحب اور شیخ جی حالی صاحب کے مریدین میں جو حالت وجد واضطرار کی ہوتی ہے اگر ہم لوگوں میں ہوجائے تو کیا خوب ہے پس ادھر حضرت کے قلب مبارک پر ان کے خطرہ کا اثر اسطرح ہوا کہ وقت نیم شب حضرت قدس سرہ نے لفظ (اللہ) جل جلالہ کو ایک چیخ کے ساتھ ادا فرما کے اوٹھ کھڑے ہوئے۔اب جتنے لوگ اس وقت سوتے تھے سب پر اس کلمہ کی نورانیت اس طرح اثر کی کہ سب لوگ وہی لفظ مبارک کہہ کہہ کر اٹھے یہ رحیم خان صاحب کی یہ حالت ہوئی کہ وہ بھی چیخ مار کے معہ بستر اپنے روبرو دروازہ مکان زنانہ کے جو کسی قدر فاصلہ پر ہے جاگرے اور (تسلسل صفحہ 4 پر)

شجاعیہ ٹائمز
انگریزی ہفت روزہ Urdu Edition
خصوصی اشاعت بضمن عرس شجاعیہؒ
28 جون 2025ء

۔سلسلہ صفحہ نمبر 3 سے۔

فیوضات ومناقب شجاعیہ

ایسا شور وغل ہوا کہ مدرسہ گونج اٹھا، عجب یہ ہوا کہ صبح کو جو شخص کہ شب کا واقعہ دریافت کرتا لاعلمی بیان کرتے رحیم صاحب اپنے خطرہ سے متنبہ ہوکر پھر کبھی اس قسم کا خطرہ نہیں لائے۔

حضرت کا اپنے مرید کو گناہ سے بچانا

رکن الدین صاحب سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کا مرید ہمیشہ حضرت کے ساتھ صبح کی نماز پڑہا کرتے اور اشتیاق نکاح کا بیان کرتے کئی بار عرض کئے کہ میرا نکاح کروادیجے اُس پر حضرت ان سے وعدہ فرمایا کرتے، ایک روز جامع مسجد میں ایک شخص آکر چند قرآن خوان کو واسطے پڑھنے قرآن نزدیک موتی کے طلب کیا، چند شخص اس کے ہمراہ ہوگئے یہ مشتاق نکاح بھی اس شخص کے ساتھ روانہ ہوا جب یہ لوگ جاکر موتا کے نزدیک قرآن پڑھے تو ہر ایک کو دو دو روپیہ حق قرآن خوانی کے ملے۔ اب یہ صاحب ارادہ زنا پر مستعد ہوگئے اور بعد نماز عشاء کے ایک فاحشہ کو اس دو روپیہ پر مقرر رکئے یہاں تک کہ سوائے ارتکاب فعل شنیع کے کوئی بات باقی نہ رہی اتنے میں وہ صاحب کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت قدس سرہ کی شبیہ، حیرت سے انگلی دانتوں میں لیکر روبرو آکھڑی ہے یہ شخص دیکھتے ہی گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوکر باہر بھاگنا چاہے تو وہ فاحشہ ان کے اضطرار کو دیکھ کر حیرت سے پوچھی کہ تمکو کیا ہوگیا ہے جو ایسے وقت گھبر اکر جانا چاہتے ہو وہ صاحب اس کو کچھ نہ کہکر باہر چلے اور وہ دو روپیہ خرچی بھی اس کو معاف کردئے۔ اب یہ شخص مارے شرم کے مسجد میں آنے اور حضرت کیساتھ صبح کی نماز پڑھنے کو چھوڑ دئے یہاں تک کہ تین مہینے تک حضرت کی خدمت میں حاضر نہ ہوئے اس غیر حاضری سے انکے حضرت قدس سرہ رکن الدین صاحب سے وجہہ دریافت فرمایا کرتے رکن الدین صاحب چونکہ انکے اس معاملہ سے واقف نہ تھے اس لئے لاعلمی بیان کرتے ایکبار رکن الدین صاحب ان صاحب سے کہے کہ تم کو حضرت قدس سرہ یاد فرمایا کرتے ہیں اور تم جاتے نہیں وہ صاحب اس روز کہے کہ مجھ کو حضرت سے شرمندگی ہے اسلئے مجھ کو حاضر خدمت ہونے میں ندامت ہے اگر تم نماز میں درمیان حضرت او رمیرے کھڑے رہیں تو میں حضرت کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرکے خدمت سے مشرف ہوتا ہوں رکن الدین صاحب ندامت وشرمندگی کا سبب ان سے پوچھے تو وہ نہیں کہے اخر موافق وعدہ کے یہ شخص ایک روز صبح کی نماز میں حاضر ہوئے اور بعد نماز کے چادر سے منہ ڈہانک کر روبقبلہ دور بیٹھے رہے حضرت کو انکی حضوری کی گو بظاہر اطلاع نہ تھی مگر باطن سے معلوم فرمالئے اور نماز اشراق سے فارغ ہوکر زانو سے سرکتے ہوئے انکے نزدیک تشریف فرما ہوئے اور حرکت دئے اس حرکت کیساتھ وہ شخص بے اختیار روتے ہوئے حضرت کے قدموں پر گر پڑے ہے چونکہ یہ راز باہمی تھا حضرت دست مبارک اپنا ان کی پشت پر پھرا کر تسکین دیتے رہے اور تشریف فرماتے وقت رکن الدین صاحب سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمائے کہ ہر ایک شخص سے گناہ ہوتا ہے مگر گناہ یا بد افعالی سے نادم ہونا عمدہ بات بلکہ مغفرت کی علامت ہے آدمی کو چاہیئے کہ حتی الامکان گناہ سے بچے۔

حضرت کا اپنے مرید کو پابند شریعت بنانا:

نواب محمد فخرالدین خان بہادر شمس الامرا امیر کبیر نے اپنے فرزند نواب محمد رشیدالدین خان وقارالامرا بہادر کو حضرت قدس سرہ کی آغوشی میں واسطے خیروبرکت ودرازی عمر کے دئے ہیں جب رشیدالدین خان بہادر سن بلوغ کو پہونچے تو داڑی منڈوایا کرنے لگے ہر چند حضرت قدس سرہ ان کو منع فرماتے مگر نواب صاحب حضرت کے فرمودہ پر عمل نہیں فرماتے تھے ایک بار حضرت قدس سرہ خاصہ تناول فرماکے نواب صاحب کو ارشاد فرمائے کہ خیر تم یوں تو نہیں مانتے اب تم کو اور طرح سے سمجھانا چاہئے اسی شب کو نواب رشیدالدین خان بہادر خواب میں حضرت کو غصہ سے فرماتے دیکھے کہ کیوں میں تم کو داڑی نہ منڈوانے کو کئی بار کہا مگر تم عمل نہیں کرتے خبردار داڑی مت منڈاؤ۔

اس تہدید نے آپ کے یہ اثر پیدا کی کہ اسی صبح سے نواب معزنے داڑی منڈوانے سے توبہ فرمایا اور اس واقعہ خواب کو روبرو سید محمد صاحب داروغہ مقبرہ کے بیان فرمایا۔

حضرت کی قوت روحانی:

جامع مسجد میں حضرت کے وقت ایک مجذوب رہا کرتے تھے اور بہ نسبت حضرت کے قدآور وتوانا بھی تھے اکثر انکی عادت تھی کہ ٹہلتے ہوئے حضرت کے قریب آکر کہتے کہ آؤ شجاع الدین تم ہم پنجہ کرینگے یہاں تک بضد کہ حضرت انکے کہنے کو قبول فرماکر پنجہ انکے پنجہ میں ملاکر نہ معلوم کیسی طاقت کرتے جس سے وہ مجذوب بے اختیار پکار کر کہنے لگتے کہ چھوڑو چھوڑو۔

ف: چونکہ قوتِ سالک' قوت مجذوب سے زیادہ ہوتی ہے اس لئے وہ قوت میں کم ہوجاتے تھے۔

وجہ تسمیہ خواجہ میاں صاحب مجذوب:

ابتداء میں خواجہ میاں صاحب کا نام حافظ ظہیرالدین تھا آپ چنیاپٹن سے آکر حضرت کے خدمت میں بغرض استفادہ چندروز تک رہے۔ اور پھر چنیاپٹن کو جاکر دوبارہ جب آئے تو مجذوب تھے، انکی عادت تھی کہ ٹوپی کرتہ تہہ بند سے رہا کرتے اور ٹہلا کرتے۔ جو شخص روبرو آتا آؤ خواجہ کہہ کر سلام کرتے اس لئے انہیں (اُن) کا نام خواجہ میاں مشہور ہوگیا۔

ایک مرتبہ خواجہ میاں صاحب وقت نیم شب مسجد سے دوڑتے پکارتے ہوئے مدرسہ میں جاکر حضرت قدس سرہ کا نام لے کر پکارنے لگے کہ او میرے دل میں آگ لگی ہے جلدی سے آکر بجھاؤ اس وقت حضرت آرام فرمارہے تھے۔ کسی نے حضرت سے نہ کہا اب یہ خواجہ میاں صاحب مدرسہ سے مسجد اور مسجد سے مدرسہ میں دوڑتے اور حضرت کو پکارتے ہوئے رہے جب حضرت تہجد کی نماز کو بیدار ہوئے تو انکی حالت بیقراری کو ملاحظہ فرماکر جلدی سے وضو کرکے انکے نزدیک تشریف فرما ہوئے اور تھوڑی دیر کچھ ایسا باہمی معاملہ فرمائے جس سے خواجہ میاں صاحب کو اس حرارت قلبی سے سکون واطمینان ہوگیا۔

غرض خواجہ میاں صاحب جامع مسجد میں حضرت کے وصال تک رہے جب حضرت کا وصال ہوا تو جب سے سر برہنہ رہنے لگے اور مسجد بھی چھوڑ دی اور کسی جگہ برابر قیام نہیں کئے۔

آپ کو کرم علی خان نے جو معتقد تھے چندروز اپنے مکان میں رکھا۔ ایک بار جناب میر محمد دایم صاحب خواجہ میاں صاحب کے نزدیک تشریف فرما ہوئے تو بحالت جذب فرمانے لگے کہ ہمارے لئے پگڑی لاؤ تم نہ باندوگے تو پھر کون باندہیگا) اس پر جناب میر صاحب نے ایک دستار سبز اور ایک سفید ہمراہ لیجا کر خواجہ میاں صاحب کے روبرو رکھدیے آپ نے سبز دستار کو لیکر باندہ لیا اور آئینہ میں دیکھ دیکھ کر فرمانے لگے کیا اچھی پگڑی ہے تم نہ باندہوگے تو پھر کون باندہے گا۔

حضرت کے وصال کے بعد جو برہنہ ہوگئے تھے پھر یہی پگڑی باندھے۔ جب آپ کے وصال کے ایام قریب پہونچے تو کرم علی خان کے مکان سے نکل کر قطب شاہوں کے گنبدوں میں مقیم ہوئے اور وہیں آپ کا وصال ہوا نواب افضل الدولہ بہادر حضور پرنور نے آپ کے جسد نوارنی کو بنظر عقیدت کے آصف نگر کے باغ میں دفن کا حکم فرمایا اور سالانہ عرس کیلئے سو رپیہ بھی مقرر فرمایا چنانچہ آپ کا مزار پر انوار اسی باغ میں جلوہ آرا ہے اور عرس بھی سرکار سے ہوا کرتا ہے۔

کشف الخلاصہ کی مقبولیت:

ایک عرب بغداد شریف سے وارد بلدہ ہوکر اتفاقاً جب حضرت کی ملاقات کئے تو آپ سے اپنی سابق کی ملاقات کی شناخت اس طرح بیان کئے کہ ایک روز بغداد سے میں کاظمین کو جاتا تھا جب بقصد زیارت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قبہ شریف میں داخل ہونا چاہا تو آپ اس وقت اندر سے باہر نکلے اس جگہ آپ سے ملاقات کیا ہوں یہ سنکر حضرت نے فرمایا کہ میں تو بغداد کو کبھی نہیں گیا جو آپ سے ملاقات ہو مگر وہ عرب اسی طرح یقین کو ترجیح دیتے رہے، اس پر حضرت آبدیدہ ہوکر فرمائے کہ اس کی توجہ آپ کو یوں کہہ سکتا ہوں کہ میں ان دنوں فقہ حنفی میں ایک رسالہ مسمی ''کشف الخلاصہ'' لکھتا تھا شاید اسکے (اسکی) مقبولیت کا باعث ہوگا جو میری سعی حضرت امام علیہ الرحمہ کے نزدیک مقبول ہوئی جس کے وجہہ سے میری شبیہ کو حضرت نے معاینہ کروادیئے ورنہ میں بغداد کو کبھی نہیں گیا ہوں۔

حسن خان مندوزی جمعدار کی حضرتؒ سے بیعت:

حسن خان صاحب مندوزی جمعدار حضرت قدس سرہ سے صرف ونحو میں شاگردی رکھتے تھے وہ اکثر ارادہ کیا کرتے کہ ہندوستان جاکر اپنے آبائی مرشدی خاندان میں بیعت حاصل کروں چنانچہ ایکبار پورا قصد کرچکے تھے کہ مولوی عبدالکریم صاحب (ا) کا واقعہ شہادت درپیش ہوا خان صاحب بیان کرتے تھے کہ اس معرکہ کے روز ایک طرف زینہ ہائے مسجد پر میں کھڑا ہوا اور دوسرے جانب زینہ پر بھائی دایم خان مولوی صاحب کے رفاقت اور مخالفوں کے مزاحمت میں کھڑے ہوئے اور تاج محمد خان صاحب مرحوم روبرو مولوی صاحب کے بیٹھے تھے اخرکار مولوی صاحب اور تاج محمد خان اور دایم خان شہید ہوئے اور میں نے سخت زخم کھاکر گر پڑا مگر زندگی باقی تھی جو بچا۔ اس حالت بیہوشی میں دیکھا کہ حضرت قدس سرہ میرے خون وزخم کو صاف فرماتے ہوئے تسلی دے رہے ہیں غرض خان صاحب کو جب مسجد سے اوٹھا کر مکان کو لیگئے اور دوا وغیرہ سے درست ہوگئے تو چندروز کے بعد پھر خان صاحب کو اپنے وطن جاکے مرید ہونیکا خیال ہوا اور سفر کی تیاری بھی کی گئی شب کو خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ مولانا شاہ محمد رفیع الدین صاحب قدس سرہ خان صاحب کا ہاتھ لیکر حضرت کے ہات میں دئے اور فرمائے کہ تم ان کو داخل طریقہ کرو۔ صبح خان صاحب اپنے سفر کے قصد سے باز آکر حضرت قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خواب کا واقعہ بیان کرکے مرید ہوئے۔

نجابت خان قلعدار کی حضرتؒ سے بیعت:

نجابت خان صاحب قلعدار کہتے تھے کہ مجھکو حضرت نہایت عزیز رکھے اور علی ہذا شیخ جی حالی صاحب بھی مجھ پر شفقت فرماتے تھے جب تک میں کسی کا مرید نہیں ہوا تھا جو کہ ایسی دو بزرگوں کی شفقت تھی اس لئے سونچا کرتا کہ کن بزرگ کا مرید ہوں ایک شب خواب میں دیکھا کہ شیخ جی حالی صاحب نے مجھ کو مرید کرنیکا قصد فرمائے ہیں اس جگہ حضرت بھی موجود تھے اور حضرت شیخ جی حالی صاحب سے فرمارہے ہیں کہ آپکے تو بہت لوگ مرید ہیں ان کو چھوڑ دیجے کہ میں ان کو داخل طریقہ کرتا ہوں۔

حضرت کے فرمانے سے شیخ جی صاحب نے میرا ہاتھ چھوڑ دیئے فرمائے کہ خیر آپ ہی داخل طریقہ فرمادیں۔ صبح خان صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکے داخل طریقہ ہوئے

حضرتؒ کی دعا سے شاکر بیگ کی موت کا ٹل جانا:

شاکر بیگ صاحب جو کہ نواب سکندر جاہ بہادر کے کوکا تھے اپنا واقعہ بیان کرتے تھے کہ میں شکایت اسہال سے سخت بتیاب ہوگیا تھا کہ یہاں تک نوبت پہونچی کہ وقت نصف شب کے پورے علامات موت کے مجھ میں ظاہر ہوگیں اور ہاتھ پانوں کے انگوٹھے باندہکر چادر اوڑادئے اور انتقال کی کیفیت حضرت کے پاس روانہ ہوئی حضرت نے سنکر ارشاد فرمایا کہ صبح تجہیز وتکفین میں آنا ہوگا۔

اب بعد تین پہر رات کے تن بیجان میں میرے حرکت پیدا ہوئی اس حرکت خلاف عادت پر لوگ متحیر ہوکر انگوٹھے کھول دئے بعدہ میں نے خود ہی منہ سے چادر ہٹاکر ہوش میں آیا۔

صبح کو حضرت قدس سرہ اور مولوی اللہ والے صاحب تشریف فرما ہوئے تو مجھ کو زندہ پائے حضرت قدس سرہ میرے پاس تشریف فرما ہوئے تو میں نے حضرت سے اپنی اس وقت کی سرگذشت کو عرض کرنا چاہا تو حضرت نے آہستہ سے منع فرمایا دوبارہ پھر حضرت سے متوجہ ہوکر عرض کرینکا قصد کیا تو پھر حضرت نے منع فرمایا تیسرے مرتبہ جب کہنے کا قصد کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ معلوم ہوا فقیر موجود تھا ہماری زندگی تک اس کیفیت کو خفیہ رکھنا جب تو وہ خاموش ہوئے۔

بعد وصال حضرت قدس سرہ کے شاکر بیگ کہتے تھے کہ میری روح کو آسمان اول ودوم وسیوم سے ملایک لیکے گذرے وہاں حضرت کو میں نے دیکھا کہ سانبر کے چمڑی کا کرتہ پہنے ہوئی کھڑے ہوئے تھے اور غیب سے آواز ہوا کہ اسکو چھوڑدو جس سے پھر میری جان عود کی۔

ف: اس قسم کے کرامات اولیاء اللہ سے صادر ہوئے ہیں چنانچہ حضرت عبدالقدوس گنگوہی، اور حضرت نظام الدین اولیا اورنگ آبادی وغیرہ اولیاء اللہ سے احیائے موتی باذن اللہ صادر ہوئے اگرچہ قضائے مبرم نہیں ٹلتی مگر (تسلسل صفحہ 5 پر)

۔سلسلہ صفحہ نمبر 4 سے۔

فیوضات ومناقب شجاعیہ

قضائے معلق کا ٹل جانا دعاءِ اولیاء اللہ وکرامات سے جو کہ باذن اللہ ہوتا ہے وہ محال نہیں اگر محال کہا جائے تو خرق عادات وغیرہ جو خلاف عادت وعقل کے صادر ہوتے ہیں جس کا ثبوت بالاجماع مسلم ہے لغو ہو جاتا ہے حالانکہ انکار کرامات اولیاء اللہ کفر ہے معاذ اللہ۔

حضرتؒ کا مرتبہ ولایت:

غلام جیلانی خان بدری ایک بار خواب میں دیکھے کہ ایک دروازہ عظیم الشان پر ایک پر تکلف پردہ پڑا ہوا ہے اس دروازہ پر ایک ذوالفقار لگی ہوئی ہے میں نے پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے لوگوں نے کہے (کہا) کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا محل ہے اس وقت ایک طرف سے آواز آرہا تھا کہ مولوی شجاع الدین اس زمانہ کے شیخ الاسلام اور قطب ہیں ہر چند میں نے ادھر ادھر دیکھا مگر کوئی کہنے والا نظر نہیں آیا صبح خان صاحب حضرت کے (کی) خدمت میں حاضر ہو کر خواب کا واقعہ کہنا چاہتے تھے کہ حضرت قدس سرہ نے فرمایا (معلوم ہوا) دوسرے بار پھر کہنے کا ارادہ کئے تب بھی آپ نے اسی طرح فرمایا (معلوم ہوا) تیسری مرتبہ پھر جب کہنے کا قصد کئے تو فرمائے خبردار ہماری زندگی تک اس واقعہ کو کسی سے نہ کہنا چنانچہ بعد وصال آپ کے انہوں نے سارا واقعہ کو بیان کیا۔

حضرتؒ کا اپنی پوتری کو پابند شریعت بنانا:

میر حیدر علی صاحب والد جناب پادشاہ صاحب کے حضرت سے عرض کئے کہ ہماری اور آپ کی قدیم سے قرابت ہے اگر حضرت کی پوتی یعنی صاحب زادی حاجی عبداللہ صاحب کی پادشاہ صاحب کو منسوب ہو تو مناسب ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ آپ امیر اور میں فقیر یہ کس طرح ہو سکے گا مگر میر صاحب بضد ہوتے رہے۔

حضرت نے قبول فرما کے نسبت مقرر فرمادیے اور شادی بھی ہوگئی چونکہ حضرت کے خاندان میں مستورات مِسّی نہیں لگایا کرتے اس لئے دولہن نے مسی نہیں لگائی اس پر ان کے خوشدامن مِسّی لگانے کو بضد ہوا کرتے ایک بار میر صاحب کے قرابت داروں میں تقریب شادی کی تھی اسلئے خوشدامن نے دولہن کو جبراً مِسّی لگا کر شادی میں لے گئے اسی شب کو دلہن کے خواب میں حضرت قدس سرہ آکے اس زور سے ہوٹوں کو مٹروڑ دیئے کہ ہونٹ ورم کر گئے اور فرمائے کے کیوں مِسّی لگائی ہو معلوم نہیں منع ہے صبح کو جو بیدار ہوئے تو ہونٹوں پر ورم تھا جب سے دلہن نے کبھی مِسّی نہیں لگائی۔

ف: یہ کمال تقوی کا باعث ہے اس لئے کہ دانتوں پر مسی جمی رہنے سے ازالہ جنابت پوری طہارت سے نہیں ہو سکتا حالانکہ ازالہ جنابت اصل بدن سے فرض ہے۔

ادائے قرض میں حضرتؒ کا دستگیری فرمانا:

غلام رسول بیان کرتے تھے کہ ایک ساہوکار اپنے والد کے کارخانہ میں اس طرح کل امورات میں حاوی ہو گیا تھا کہ بدون معرفت اسکے دادوستد یعنی لین دین نہیں ہوتا جب والد کا انتقال ہوا تو میرے سے اس نے ایک لاکھ روپیہ کا مطالبہ پیش کیا ہر چند میں نے اس کو کارخانہ سے علٰحدہ کرنا چاہا مگر نہ ہو سکتا تھا اخر حیران ہوا کہ الٰہی اتنی رقم کثیر کس طرح ادا ہوگی مجبور ہو کر حضرت سے کل حقیقت کو عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم مزارات اولیاء اللہ سے استمداد چاہو اور پھول چڑھایا کرو ان کی امداد سے تمہاری حاجت برآئیگی چنانچہ ویسا ہی چند روز تک مزارات مقدسہ کی زیارت کرتا رہا مگر وقت نہیں آیا تھا عندیہ پورا نہیں ہوا حاضر ہو کر حضرت سے عرض کیا کہ حضور ابھی تک غنچہ امید نہ کھلا اپنے ارشاد فرمایا اب زندہ بزرگوں سے جو کہ بلدہ میں موجود ہیں استمداد چاہو۔ ویسا ہی بزرگوں کے خدمت میں جا کر استمداد چاہتا رہا چند روز تک یہ بھی حالت گذری مگر وہی وقت کی انتظاری رہی ایک روز حضرت قدس سرہ میرے مکان پر تشریف فرما ہوئے تو بعد تناول فرمانے طعام کے بے ادبانہ عرض کے کہ آپ کے مطابقِ حکم کے مزارات مقدسہ سے پھر بزرگواران موجودین سے استمداد چاہا کیا آپ میں اتنی قوت وتاثیر نہیں ہے جس سے میرا مقصد برآئے اور جا بجا مجھ کو پھرائے یہ سنکر ارشاد فرمائے کہ سنو غلام رسول تم کو ایک مثال بتلاتا ہوں کہ جب تک گھڑے میں پانی ہلتا رہتا ہے اس میں صورت برابر نہیں دکھلائی دیتی جب پانی کی حرکت موقوف ہو جاتی ہے تب صورت برابر نظر آتی ہے یہ سنکر عرض کیا شاید آپ خیال فرماتے ہیں کہ مرا اعتقاد متزلزل ہے جو کہ جا بجا گیا ہوں حالانکہ آپ کے حکم سے گیا ہوں سنئے حضور اب تک کل کاموں کا بوجھ جو کہ میرے گردن پر تھا اب سے آپ کے گردن پر رکھا۔ حضرت قدس سرہ یہ بے ادبانہ سخن سنتے ہی ردائے مبارک کو کاندسے پرڈال کر اٹھے میں نے حضرت کا جبہ پکڑ کر عرض کیا کہ آپ میرا جواب ادا نہیں فرما کے تشریف لیجاتے ہیں اس پر ارشاد فرمائے کہ جب تم نے اپنا بوجھ میرے (میری) گردن پر رکھے ہیں تو پھر تم کو کیا فکر ہے اور تشریف فرما ہوئے، اس اعتقاد نے ان کے یہ اثر پیدا کیا کہ پورے چالیس روز نہیں گذرے تھے کہ کل قرض بھی ادا ہو گیا اور جملہ کارخانہ میرے قبضہ میں حسب عندیہ آگیا اور وہ ساہوکار بھی علٰحدہ ہو گیا۔

سجادۂ بارگاہ نائب رسولؐ کا حضرتؒ سے بیعت کرنا:

آپ رحمت آباد کو واسطے زیارت حضرت خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے جو کہ داد اپیر ہوتے ہیں تشریف فرما ہوئے جب رحمت آباد ایک روز کی راہ پر رہ گیا اس شب کو درگاہ کے نقارچی لوگ خواب میں دیکھے کہ ایک بزرگ مقدس مسافر رحمت آباد میں داخل ہو رہے ہیں دوسرے روز وہ نقارچی نوبت نوازی میں مشغول تھے کہ حضرت بھی ان کے روبرے سے تشریف فرما ہوئے اب یہ آپس میں اس خواب کی تعبیر کا بعینہٖ واقعہ معائینہ کر کے حضرت سے مشرف ہوئے اور سب کے پہلے یہی مرید ہوئے ان کے بعد جناب رحمت میاں صاحب سجادہ درگاہ معہ اپنے محل کے مرید ہو کر خلافت سے ممتاز ہوئے

حضرتؒ کا احوال باطن سے باخبر ہونا:

ایک شخص حزب البحر کی اجازت حضرت سے لئے اور جن جن مقام پر کہ نیت تسخیر یا ہلاک عدو برلمد حاجات کرنا ہے وہ بھی معلوم کر لئے وہ کہتے تھے کہ میں نے خیال کیا کہ حضرت کے نزدیک تو اُمراء مُعزّزین سب حاضر ہوتے ہیں حضرت ہی کے تسخیر کی نیت سے عمل شروع کرنا مناسب ہے جس سے سب کچھ حاصل ہونا ممکن ہے اسلئے وہ شخص حضرت کے تسخیر کی نیت سے عمل شروع کئے حضرت جلدی سے صحن میں تشریف فرما ہو کے ان سے آہستہ ارشاد فرمائے کہ (فقیر کی چھری فقیر پر ہی صاف کرنا چاہتے ہو) بمجر دسُنے کے وہ شخص اس خیال سے نادم وپشیمان ہو کر آپ کے اطلاع احوال باطن سے جو کہ اس وقت ہو متحیر ہوئے اور پھر کبھی حضرت کی تسخیر کا خیال نہیں کئے۔

واقعہ :-

ایک روز حضرت قدس سرہ حوض پر وضو کر رہے تھے اور بھینسہ کے قاضی کے فرزند جو لڑکے تھے اسوقت وہ بھی کھڑے تھے آپ نے ارشاد فرمایا (ارے) اس کے تیسرے روز حضرت نے بہت سے شخصوں کو اطلاع کروائے کہ آج ایک بزرگ کی فاتحہ ہے آپ لوگ آکر شریک ہویں اور زیارت کا سامان بھی حضرت ہی نے منگوائے جب ختم شروع ہوا تو لوگوں نے میت کا نام حضرت سے پوچھے اس پر ارشاد فرمائے کہ میں ان کا نام لے لیتا ہوں اور اس ختم کا ثواب بھی بخش دیتا ہوں غرض ختم کے بعد سب لوگ متحیر ہوئے کہ آج کن بزرگ کی زیارت حضرت نے فرمائے ہیں اب وہ قاضی صاحب کے فرزند کو حضرت نے کلمات تسلی آمیز اس طرح فرمانا شروع کئے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی انہیں کے اقربا میں سے انتقال کئے ہیں اور پشت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دور تک تشریف فرما ہوئے اُس روز اِس واقعہ سے سب لوگ متحیر ہوئے ان کے چچا نے گمان کئے کہ شائد بھینسہ میں کسی کا انتقال ہو گیا ہے اور تاریخ بھی لکھ رکھے پانچوین یا چھٹے روز ان کے والد انتقال کی کیفیت کا خط بھینسہ سے آیا اس وقت اس مجلس ختم کی حقیقت مکاشفی سب کو معلوم ہوئی۔

حضرتؒ کا جِنّات کی دعوت فرمانا:

بچو لعل مصدی راجہ رام بخش کے بیان کرتے تھے کہ ایک روز میں ہاشم علی خان پوتے فتح الدولہ کے مکان پر گیا تھا۔ اتنے میں حضرت قدس سرہ بھی وہاں تشریف فرما ہو کر خان صاحب سے فرمائے کہ چلئے ہم تم کو تماشا بتلاتے ہیں چنانچہ خان صاحب اور غلام مصطفیٰ صاحب اور میں حضرت کے ہمراہ ہو کر بی بی کے چشمہ کو پہونچے وہاں حضرت ایک میدان میں تشریف رکھ کر ہم تماموں کے اطراف ایک خط بطور حصار کھینچ دئے اور آپ وظیفہ میں مشغول ہوئے اس کے بعد میدان وسیع میں بہت سے لوگ جمع ہونے لگے اور صفائی ہونی شروع ہوئی پھر پانی کا چھنکاؤ ہو کے فرش بچھا دیا گیا او رسواریاں آنے لگی بعدہ ایک سواری بڑی تکلف سے آئی معلوم ہوتا تھا کہ وہ انکا پادشاہ تھا، وہ اہل سواری اور پادشاہ آکے اس فرش پر بیٹھ گئے بعدہ عطر تقسیم ہوا اور پھول بھی تقسیم ہوئے بعدہ سب وہ لوگ برخواست ہوئے اور وہ فرش بھی اٹھالیا گیا، اور وہی میدان خالی تھا جہاں ہم بیٹھے ہوئے تھے اس نادر واقعہ کی حقیقت کو حضرت سے پوچھے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ جنات تھے اور وہ ان کا بادشاہ تھا جو کہ تکلف سے آیا تھا میں نے ان کی دعوت کیا تھا اس لئے وہ آئے تھے۔

طالب کی اہلیت کے مطابق حضرتؒ کا تعلیم دینا:

سید عبداللہ صاحب بروم پوتے سید علوی قدس سرہ کو ریاضت چلہ کشی کا نہایت شوق تھا، وہ بیان کرتے تھے کہ ایک شب کو میں تخت پر مسجد کے وظیفہ پڑھتا ہوا بیٹھا دو پہر رات کو دیکھا کہ حضرت قدس سرہ تہجد کے نماز سے فارغ ہو کر مسجد کے لب زہ پر تشریف فرما ہوئے اس وقت حضرت کا چہرہ ایسا منور دکھلائی دیا جس کی روشنی صحن وغیرہ میں ہوگئی اتنے میں باہر سے ایک بزرگ آئے تو ان کا بھی چہرہ ویسا ہی منور تھا اب حضرت اور وہ بزرگ دیر تک ہم کلام ہو کر وہ بزرگ باہر چلے گئے اور حضرت جوں جوں ادھر کو بڑھتے وہ چہرہ کی روشنی کم ہوتی جاتی جب میرے روبرو تشریف فرما ہوئے تو آپ کا چہرہ اصلی حالت پر تھا اس نادر واقعہ سے یقین کر لیا کہ جو کچھ اب خواستگاری حصول مقصد کیلئے کیجائے خالی نجائیگی مناسب ہے کہ بدون سرفرازی حاصل کے حضرت کو نہ چھوڑا چاہیئے غرض حضرت سے ملتجی ہوا کہ اس وقت آپ کا اور وہ بزرگ کا چہرہ اس قدر منور ہونے اور باہمی مکالمہ میں کیا اسرار تھا آپ مجھ کو فرماویں اور نعمت دو جہانی سے سرفرازی بخشیں یہ سنکر حضرت نے اس واقعہ سے لاعلمی بیان فرمائے مگر میں نے دامن کو نہ چھوڑا اور برابر اصرار کرتا رہا مگر حضرت وہی لاعلمی بیان فرماتے رہے اخر میرے سخت اصرار پر ارشاد فرمائے کہ (ابھی تمہاری عمر اس معاملہ (کے) سمجھنے کی نہیں ہے جب چالیس سال کی ہوگی اس وقت عمل کی ترکیب بتلا کر اجازت دینا ہوگا جب تو میں مجبور ہو کر آپ کا دامن چھوڑ دیا۔

حضرتؒ کا مرید کے اعتقاد کو مضبوط کرنا:

ایک روز حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہماری صورت کو خواب سے بیدار ہوتے ہی دیکھے گا وہ انشاء اللہ تعالی میٹھا کھائیگا اتفاقاً موسم گرما میں مرزا علی صاحب مسجد کے صحن میں سوتے تھے حضرت قدس سرہ نماز صبح کو وضو کر کے ریش مبارک کو انکے منہ پر چھڑکے وہ جو بیدار ہوئے تو آپ کے جمال سے مشرف ہوئے اب ان کو اس حضرت کے ارشاد نے امتحان کرنے پر امادہ کیا اور یقین کر لئے کہ آج ضرور میٹھا کھانا ہوگا حضرت نے نماز صبح واشراق ادا فرما کر مع مریدین مدرسہ میں تشریف فرما ہوئے یہ مرزا صاحب بھی جا کر روبرو بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص نے مٹھائی کی ٹوکری لے آیا۔ اور بغرض تقسیم روبرو رکھ دیا جسب الحکم کے وہ تقسیم شروع ہوئی جب مرزا علی تک تقسیم پہنچی تو حضرت نے فرمایا کے مرزا علی کا حصہ مجھ کو دو آپ نے انکا حصہ لیکر رکھ دیا یہ مرزا علی پہلے امتحان کا قصد کئے بعدہ اس کے ظہور سے مطمین ہو گئے تھے اب حضرت کے لے لینے سے متحیر ہوئے جب ظہر کا وقت ہوا تو مرزا علی مکہ مسجد میں ظہر کی نماز کے واسطے گئے وہاں بھی نماز کے بعد مٹھائی تقسیم ہوئی اس کو کھا کر مدرسہ میں آئے اور جب حضرت کے روبرو حاضر ہوئے اس وقت حضرت نے ان کے حصہ کو طاق سے نکال کر ان کو مرحمت فرما کر ارشاد فرمایا کہ ہمارے کہنے کی تصدیق ہوئی یا نہیں اس وقت وہ شیرنی میں نے تم کو جو نہ دیا اس کا یہ سبب تھا کہ تم سمجھتے کہ آپ ہی صورت بتلا کر شیرنی بھی دلوائے تم کو اس وقت یقین ہوتا کہ باہر سے کہیں مٹھائی ملی ہوتی اور تبسم فرما کر ان کو صادق الیقین اس ارشاد کا فرمائے اس وقت سب کو اس واقعہ کی حیرت ہوئی۔

حضرتؒ کے فرزند کی شہادت کا واقعہ:

جب آپ کے فرزند حاجی محمد عبداللہ صاحب بہ ارادہ زیارت بزرگواران وطن کے والدین ماجدین سے رخصت لیکر روانہ ہوئے تو ان کے محل محترم نہایت رونے لگی حضرت نے ان کی حالت کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ سنو بہو بیگم اگر حاجی عبداللہ انتقال کریں تو تمہاری کیا حالت ہوگی یہ سنتے ہی وہ خاموش ہوگئی غرض جناب حاجی صاحب زیارات سے فارغ ہو کر جب قصبہ دیونی متصل اودگیر میں مقام فرمائے وقت نیم شب نماز تہجد کیلئے بیدار ہو کر وضو کے ارادہ (تسلسل صفحہ 6 پر)

۔سلسلہ صفحہ نمبر 5 سے۔

فیوضات ومناقب شجاعیہ

سے باہر جو نکلے تو بہ سبب ظلمت شب اور مقام ناواقف کے باوڑی میں گر پڑے جو اس میں جان بحق ہوئے، صبح ہمراہوں نے آپ کی لاش باوڑی سے نکال کر گل درگل کردئے جب یہ خبر بلدہ کو پہونچی تو غلام رسول اور تمامی مریدین نے لاش منگوانے پر حضرت کے مصر ہوئے اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہا گر مردہ مرحوم ہے تو خیر ورنہ افشاء راز کے وجہہ دفن کے بعد قبر کھولنا منع ہے مگر مریدین بالکل اصرار کرتے رہے کہ حاجی عبداللہ صاحب کی لاش کو ضرور حضرت منگواویں ایک روز سب کے اصرار پر حضرت نے تہوڑی دیر مراقبہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ بسم اللہ اب لاش منگواؤ چنانچہ لانیکے لئے لوگ روانہ ہوئے جب لاش کو نکالنے پر مستعد ہوئے تو وہاں کے روافض کہنا شروع کے کہ اب تک لاش کہاں باقی رہی جو تم لوگ نکالتے ہو غرض قبر کو کھولے تو اس گل درگل میں سے وہ لاش ایسی صحیح سالم نکلی کہ کفن تک باقی تھا صرف اس پر مٹی جمی ہوئی تھی معترض لوگ اس واقعہ کو دیکھ کر متحیر اور مخلصین سجدہ شکر بجالائے۔

جب لاش کا صندوق دیونی سے بلدہ کو پہونچا اور آپ کو اطلاع ہوئی تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جنازہ کو مدفن پر رکھ کر مجھ کو اطلاع کرنا چنانچہ اس روز آپ نے ظہر کی نماز پڑھ کر مدفن پر تشریف فرما ہوئے اور تمامی علما اور امرا وغیرہ کا اجماع ہوا حضرت نے مولوی اللہ والے صاحب سے فرمایا کہ آپ نماز پڑھائیں اس پر ایک مولوی صاحب نے امتحاناً کہے کہ ولی کے ہوتے ہوئے دوسرے کی امامت کیسی درست ہوا گر آپ امامت فرماویں تو مناسب ہے چونکہ بعض حضرات کو آپ کا صبر وتحمل ایسے وقت دیکھنا منظور تھا اس لئے انہوں نے آپ کی امامت دیکھنا چاہا تھا مگر حضرت کا صبر ورضا برقضا ایسی نہ تھی جو آپ بوجہ رقت قلب امامت نہ فرماتے چنانچہ حضرت ہی امامت کیلئے بڑھے جب تکبیر تحریمہ فرمائے اس وقت تمام مصلیوں کی عجیب حالت بیقراری رقت قلبی کے وجہہ سے تھی مگر حضرت بجائے خود نہایت صبر وتحمل سے امامت فرمائے۔ جب لاش کو قبر میں اتارے تو اس وقت بھی وہ مولوی صاحب نے حضرت سے کہے کہ چہرہ ملاحظہ فرماویں اس پر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ”انشاء اللہ تعالی قیامت کے روز دیکھنا ہوگا“۔

ف: اسی کو صبر ورضا کہتے ہیں۔

حضرتؒ کا کشف:

میر فیض الدین صاحب سے منقول ہے کہ ایک شب حضرت قدس سرہ خواب سے بیدار ہوکر پوچھے کہ کتنی رات گذری ہے عرض کئے کہ نصف شب گذر چکی یہ سنکر حضرت باہر تشریف لے چلے ہم چند اشخاص بھی حضرت کے ہمراہ ہوگئے حضرت سیدھا مولوی شہاب الدین صاحب کے مکان پر جو کہ شمس الامرا بہادر کے مقبرہ کے متصل تھا تشریف لے گئے اس وقت مولوی صاحب کا آخر وقت تھا حضرت کو دیکھتے ہی خوش ہوکر کہے کہ میں آپ ہی کے انتظار میں تھا اب میرا سر اپنے زانوں پر رکھیے حضرت نے ان کا سر زانو پر رکھ لیا مولوی صاحب نے حضرت کا ہاتھ لیکر اپنے قلب پر رکھ کر کلمہ پڑھنا شروع کئے اور جان شیریں کو حضرت کے زانو پر اپنے خالق کو سونپے۔ حضرت صبح تک رہ کر بعد تجہیز وتکفین کے واپس ہوئے۔اس وقت حضرت کا ان کے پاس جانا صرف کشف کے (کی) وجہہ سے ہوا۔

حضرتؒ کے رکھائے ہوئے مضعفر کا کئی دن تک سالم رہنا:

جس روز حاجی محمد عبداللہ صاحب آپ کے فرزند کا نکاح ہوا اس روز حضرت قدس سرہ دولہ کے حجرہ میں تشریف فرما ہوکر ایک مزعفر کا حصہ ایک مرید کے حوالہ فرما کر ایسا ارشاد فرمائے کہ جب فلان بزرگ آویں تو یہ حصہ انکو دینا اس مرید نے عرض کیا کہ وہ کون ہیں جس کو دوں آپ نے فرمایا کہ وہ ہمیشہ آیا کرتے ہیں اس مرید نے وہ حصہ لیکے ایک گیہوں کی گولی میں رکھ دیا، اس کے سترہ روز کے بعد ایک بزرگ مسجد میں آئے تو حضرت نے انکا ہاتھ پکڑ کر خواجہ میاں کے حجرہ میں لیگئے اور اس روز کے حصہ کو منگوائے اس مرید نے عرض کیا کہ میں نے ایک گولی میں رکھ دیا تھا چونکہ عرصہ بہت روز کا گذار ہے نہ معلوم درست باقی ہے یا خراب ہوگیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ کاملوں کا حصہ بھی کہیں خراب ہوتا ہے لے آو غرض جب اس حصہ کو نکالے تو کسی طرح کا اس میں تغیر نہیں تھا گویا تازہ رکھا ہوا تھا آپ نے اوس حصہ کو ان بزرگ کے حوالے فرمائے اور وہ لیکر رخصت ہوئے۔

حضرتؒ کے دست مبارک سے بیمار کی شفا:

صوفی صاحب بیان کرتے تھے کہ ایک شخص سخت بخار میں مبتلا تھا حضرت ان کے نزدیک تشریف لیجا کر فرمائے دیکھو صوفی صاحب اب ان کی بیماری دفع ہوجاتی ہے اور اپنا ہاتھ ان پر رکھے اس دست حق پرست کا یہ اثر ہوا کہ وہ مریض اسی وقت مرض میں افاقہ معلوم کر کے اٹھ بیٹھا اور دن بدن توانا ہوتا گیا۔

حضرتؒ کی کریم نفسی:

ایک مرید حضرت کے مسمی محمد مخدوم شمس آبادی جب کبھی حاضر ہوتے کبھی لڑکی کی شادی کبھی بسم اللہ کبھی عُسرت حالی عرض کیا کرتے حضرت ان کی سفارش کبھی نواب شمس الامرا کبھی غلام رسول کبھی مندوزی جمعدار سے کر کے ان کی حاجت پوری کرادیتے ایکبار وہ صاحب عادت کے موافق حاضر ہوکر عرض کئے تو شاکر بیگ جو اکثر انکی اس عادت سے ناخوش رہتے تھے غصہ سے کہے کہ اس شخص سے حضرت کو بہت تکلیف ہوتی ہے جب آتا ہے ایک نہ ایک بات نئی لے آتا ہے اگر اب سے مدرسہ میں آیگا تو باہر کردونگا لوگوں نے حضرت سے اس ان کے کہنے کو عرض کئے تو غصہ سے شاکر بیگ کو طلب فرما کر ارشاد فرمائے کہ سنو شاکر بیگ اگر مرید پیر کو رسی سے باندھ کر بازار میں فروخت کرے تو جائز ہے۔اگر مخدوم صاحب مجھکو بازار میں بیچنا کرنا چاہے تو میں راضی ہوں تم پر کیا مشکل ہے اگر تکلیف ہو تو مجھکو ہے تم کو تو نہیں خبردار مخدوم صاحب کو کچھ نہ کہنا۔

ف: ہر چند یہ واقعہ متعلق کرامات یا خرق عادت کے نہیں مگر چونکہ خدمت خلق وبرآمد کار ایسی عمدہ بات ہے جسکا وجود خاصان خدا ہی میں پایا جاتا ہے اور ایثار وکریم النفسی بھی اسی کو کہتے ہیں۔

خواجہ میاں مجذوب کا مرتبہ:

خواجہ میاں صاحب مجذوب جو فیض یافتگان اقدس سے تھے ایک بار حضرت کے حجرہ پر آکے دروازہ ہلاتے ہوئے کہنے لگے کہ (اٹھو مکہ معظّمہ میں ظہر کی جماعت تیار ہے جا کر نماز میں شریک ہوجائینگے) حضرت قیلولہ سے بیدار ہوکر کچھ جواب نہیں دئے پھر دوبارہ خواجہ میاں صاحب آکر ویسا ہی کہنا شروع کئے تب بھی حضرت خاموش رہے تیسرے مرتبہ جب آکے کہنا شروع کئے اس وقت حضرت حجرہ سے باہر آکر غصہ سے فرمائے کہ (اگر تم جاتے ہو تو جاؤ دوسروں کو کیوں ستاتے ہو) یہ سنکر خواجہ میاں ٹہلنے لگے اور غصہ سے مجذوبانہ باتیں کرنے لگے۔

حضرت ظہر کی نماز پڑھ کر مدرسہ میں تشریف رکھے اس وقت کسی نے عرض کیا کہ آج خواجہ میاں صاحب، حضرت سے مکہ معظّمہ جانے کو کئی بار عرض کئے اس میں کیا اسرار تھا اس پر ارشاد ہوا کہ خواجہ میاں میں قوت ہے جو بیت اللہ شریف کو تھوڑے عرصہ میں جاسکیں اور ان کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدمت کو توالی باطن کی رکھتے ہیں اور اپنے کو چھپا کر دوسرے کی فضیلت وبزرگی بڑایا چاہتے ہیں۔

حضرتؒ کیلئے چشمہ کا نمودار ہونا:

مولوی عبدالباسط صاحب کہتے تھے کہ یکبار حضرت معہ مریدین کے منگل پلی کو بغرض سیر تشریف فرما ہوئے اثنائے راہ میں عصر کی نماز کا وقت آگیا آپ نے مریدین سے تلاش پانی وضو کیلئے فرمایا تو لوگ تلاش میں مصروف ہوئے مگر کسی کو بھی پانی نہ ملا وہ لوگ جستجو کر کے عرض کئے کہ کہیں پانی نہیں ملتا یہ سنکر آپ خود ہی تلاش میں نکلے اور وہان پہونچے جہاں کہ ایک میٹھے پانی کا صاف چشمہ تھا سب لوگ متحیر ہوئے کہ کس طرح یہ چشمہ آپ کو معلوم ہوا حالانکہ ہم لوگ بہت کچھ تلاش کر چکے تھے غرض سب لوگ اس چشمہ پر وضو کر کے عصر کی نماز پڑھے۔

حضرتؒ کا ایک بزرگ کے فاقہ کو دور کرنا:

سردار علی صاحب شطاری ناقل تھے کہ ایک بزرگ دو روز تک بھوکے رہے اتفاقاً کہیں سے کھانا نہ ملا بیتاب ہوکر آصف نگر کی راہ لئے وہاں بھی کچھ نہ ملا وہاں سے قریب رات کے پھر بلدہ کا قصد کئے مگر ناتوانی کے وجہہ سے بیتاب وبیقرار ہوکر باغ کی دیوار کے نیچے بیٹھ گئے وہ بزرگ کا قول تھا کہ دفعتاً حضرت میرے عقب سے روبرو آکر چار روٹیاں دیکے فرمائے کھالو مجھ کو چونکہ غشی تھی حضرت کی شبیہہ جلدی سے برابر نہیں معلوم ہوئی جب خوب غور سے دیکھا تو حضرت تھے میں نے عرض کیا کہ حضرت اس وقت کدھر تشریف فرما ہوئے ہیں ارشاد فرمائے کہ اس سے تم کو کیا کام تم روٹی کھالو فرما کر وہاں سے تشریف فرما ہوئے صبح میں نے مدرسہ میں حاضر ہوکر رات کا شکریہ ادا کیا آپ نے ارشاد فرمایا خیر جو کچھ گذرا دوبارہ یہ تذکرہ کسی سے نہ کہنا۔

واقعہ (الف) :-

محمد صالح صاحب کہتے تھے کہ جب میں اپنے وطن سے آکر حضرت کے تلامذہ میں شریک ہوا چند روز کے بعد یک شب کو مجھ خیال ہوا کہ آپ کے خیر وبرکت سے ہر شخص اپنا مطلب پورا کرلیتا ہے مگر اتنے روز گذرے کبھی حضرت نے مجھ کو کچھ مرحمت نہیں فرمائے حالانکہ مجھ پر خرچ کی ضرورت رہتی تھی اخر مایوس ہوکر ایک بار وطن کو جانے کا قصد کرلیا اور اسی خیال میں سو رہا صبح جب حضرت سے مشرف ہوا تو آپ تبسم فرما کر ارشاد فرمائے کہ تم مصطفیٰ صاحب داروغہ کے نزدیک جاکر اپنی حاجت بیان کرو اس وقت مجھ کو نہایت تعجب ہوا کہ حضرت کو میرے خیال پر کس طرح اطلاع ہوئی چنانچہ حسب الحکم حضرت کے مصطفیٰ صاحب سے ملاقات کر کے اپنی ضرورت بیان کیا تو انہوں نے مجھ کو ایک روپیہ دیکر کہے کہ جب تم کو کچھ ضرورت ہو مجھ سے کہہ دیا کرو اس روز میں نے اپنے سفر کے قصد سے باز آیا اور ہر مہینہ کو ایک روپیہ داروغہ صاحب سے لے لیا کرتا۔

واقعہ (ب):-

وہی محمد صالح صاحب سے منقول ہے کہ ایک شب کو مدرسہ میں چراغ روشن کر لینے کیلئے جب گیا تو حضرت بحالت خواب قرآن مجید کو پوری طور قرأت فرما رہے تھے جس طرح کہ بیداری میں پڑھتے دو ساعت تک میں سنتا رہا معلوم ہوتا تھا کہ آپ گویا بیداری میں پڑھ رہے ہیں،۔

واقعہ :-

جناب حاجی محمد احمد صاحب چشتی بلگرامی فرماتے تھے جب حضرت مدراس کو تشریف فرما ہوئے ایک بار امیر النسا بیگم کی مسجد میں مغرب کی نماز ادا کرنے تشریف لائے، مولوی عبدالکریم صاحب پیش امام نے حضرت کو امام بنائے چونکہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی صورتیں پڑھی جاتی ہیں آپ نے ان صورتوں کو نہ پڑھ کر طوال مفصل کے وہ صورتیں پڑھیں جن میں کہ پیش امام صاحب کو شبہات تھے اس واقعہ سے مولوی صاحب مناسب حال قرأت پا کر معہ سات اشخاص کے حضرت کے مرید ہوئے۔

حضرتؒ کا ارادہ نیاز پر غیب سے انتظام ہونا:

مولوی حکیم عبداللہ صاحب سے منقول ہیکہ ایک بار حضرت قدس سرہ میر محمود صاحب قدس سرہ کی پہاڑی پر تشریف فرما تھے اثنائے کلام میں ارشاد فرمائے کہ اگر اس جگہ نیاز کی جائے تو کیا خوب ہے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص سپاہی منش آکر تین سو پچاس روپیہ حضرت کے روبرو رکھ کر عرض کیا کہ حضرت نیاز فرمادین سب حاضرین متحیر ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے بعدہ بعضوں نے عرض کئے کہ مدرسہ میں جا کر نیاز فرمائے تو مناسب ہے بعض لوگ وہیں نیاز کرنا مناسب جانے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہماری نیت تو یہیں نیاز کرنے کی ہے پھر لوگوں نے عرض کئے کہ اگر یہاں نیاز ہو تو اتنے لوگ کھانے والے کہاں ہیں آپ نے فرمایا کہ جس نے رزق پہنچایا وہی کھانے والے بھی پہنچائے گا اخر وہیں پخت کا سامان فراہم ہوا ب کھانا تیار ہو چکا تو قدرت خدا سے اتنے لوگ جمع ہوئے جو کہ اس کھانے کو کافی ہوئے۔

حضرتؒ کی طہارت باطنی:

ایک شب حافظ فخر الدین صاحب پیشاب کر کے بغیر دھوئے ہاتھ کے حضرت کے پاؤں دابنے بیٹھے چاہتے تھے کہ شروع کریں حضرت نے ان کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ (ہاتھ دھوکے دابو) وہ کہتے تھے کہ اس وقت مجھ کو کمال ندامت اور آپ کے اطلاع پانے پر حیرت ہوئی ہاتھ دھوکر پاؤں دابا۔

حضرتؒ کی تقسیم عادلانہ:

لعل محمد ناقل تھے کہ ایک بار ماہ رمضان میں حضور پرنور نواب ناصر الدولہ بہادر نے ایک عمدہ پیچ کی ہانڈی (تسلسل صفحہ 7 پر)

۔سلسلہ صفحہ نمبر 6 سے۔

فیوضات ومناقب شجاعیہ

حضرت کے واسطے بھیجے چوبدار نے لاکر گذران دیا آپ نے اس کو پانچ روپیہ انعام دیکر رخصت فرمایا اب اس ہانڈی کو لعل محمد نے رکھنے کیلئے جب لے گئے تو ایک دو شخص ان سے تھوڑی سی مانگ لئے بعدہ مدار صاحب نے مجھ کو بھی تھوڑی دو کہ بار بار ایسی مقوی غذہ لطیف کہاں نصیب ہوتی ہے او ردوسرا ایک شخص آکر وہ بھی مانگا اس کشاکشی سے لعل محمد نے حضرت کی روبرو اس ہانڈی کو لیجا کر رکھ دیا، حضرت نے پہلے پیر محمد کو حصہ اس میں سے نکال کر مرحمت فرمایا بعدہ سوائے ان لوگوں کے جو غایبانہ نکال لئے تھے سب کو وہ پیچ تقسیم کروائے۔

حضرتؒ کے وصال کی خبر:

سید شمس الضحی معروف بخاری صاحب سے منقول ہیکہ جس زمانہ میں کہ حضرت قدس سرہ بقصد زیارت خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمادہ ہوئے مجھ کو بھی حضرت کے ہمرکابی کا شوق ہوا او رجب عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں حیات نگر میں کل جاکر چہارروز تک وہاں رہوں نگاتم اپنے والدہ سے رخصت لیکر آنا چنانچہ حسب الحکم میں نے والدہ سے اجازت لے لیا مگر پھوپھی صاحبہ نے اجازت نہیں دئے جس سے حضرت کے ہمراہ رکاب رہنا نہ ہوسکا جب حضرت مراجعت فرمائے اور والدہ کے ملاقات کو آئے اس وقت میں والدہ کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا، حضرت کو والدہ سے قرابت قریبہ بھی تھی میرے طرف نظر فرماکر والدہ سے ایسا ارشاد فرمایا کہ تمہارے فرزند کو زیارات کا بہت شوق ہے بہت سفر کریگا)اب اس ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ مجھ کو سفر کرنے کا ولولہ پیدا ہوا اخر ایک ہی لباس سے تنہا ہند کا سفر اختیار کیا اور اجمیر شریف میں جاکر زیارت خواجہ بزرگ علیہ الرحمہ سے مستفید ہوکے چلہ کشی میں متعکف ہوا، اس اعتکاف میں بتاریخ چوتھی محرم ۱۲۶۵ھ روز جمعہ شب شنبہ حالت نوم ویقظہ یعنی کچھ خواب اور کچھ بیداری میں دیکھا کہ بلدہ کی جامع مسجد میں حاضر ہوں اور مسجد طرف مشرق کے معلق ہوا پر جاری ہے اور صحن مسجد کا بطور خطوط چلیپا کے ہوا میں ہے میں نے محمد اکرم سے پوچھا کہ یہ کیا واقعہ ہے تو انہوں نے کہے کہ مسجد کو لے گے اب صحن کو بھی لیجاتے ہیں غرض میں اس وحشیانہ خواب سے بیدار ہوکر خیال کیا کہ جامع مسجد چونکہ وسط شہر میں ہے شاید کچھ شہر پر آفت آئی ہو۔ یا حضرت کا وصال ہوا ہو۔ چندروز کے بعد چلہ سے فارغ ہوکر جب دہلی میں پہنچا تو ایک شخص مجاور روضۂ حضرت نصیرالدین چراغ دہلی سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے حضرت کی خیریت پوچھا تو کہے کہ حضرت نے چہارم محرم روز جمعہ کو انتقال فرمایا جب مجھکو اس روز کے خواب کی تصدیق ہوئی بعدہ دہلی سے خیرآباد کو پہونچا تو جناب حافظ سید محرم علی المعروف حافظ محمد علی صاحب قدس سرہ سے مشرف ہوا بہ مجرد دیکھنے کے فرمائے کہ (میر شجاع الدین صاحب کس طرح ہیں) میں نے عرض کیا کہ انکے انتقال کی کیفیت مجھکو دہلی میں معلوم ہوئ اس پر جناب حافظ قدس سرہ نے فرمایا کہ آفتاب دکن کا غروب ہوا۔

قریب انتقال کے واقعات:

چھ مہینے قبل انتقال کے ایک مرتبہ حضرت قدس سرہ غلام رسول کے مکان پر تشریف فرما تھے اثنائے کلام میں ارشاد فرمائے کہ (ہم کو اپنی موت کا خیال آتا ہے) جبکہ مولوی شہاب الدین صاحب کا انتقال ہوا تو ان کے فرزند وغیرہ عمدہ طہارت سے تجہیز وتکفین کئے معلوم نہیں ہماری طہارت وغیرہ کس طرح ہوگی، غرض جب حضرت کا وصال ہوا تو میر فیض الدین صاحب وغیرہ نے نہایت طہارت سے آپ کی تجہیز تکفین کئے۔

حضرتؒ کا اپنے وصال سے باخبر رہنا:

یکبار جناب میر دائیم صاحب کے فرزند جو روبرو حضرت کے کھیل رہے تھے آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ معلوم نہیں ان کی بسم اللہ دیکھتے ہیں یا نہیں ایسا ہی ہوا کہ ان کے بسم اللہ کے چھ مہینے قبل انتقال فرمایا۔

حضرتؒ کا قرب وصال مریدین کے لئے دعا فرمانا:

جب آپکا مزاج جادۂ اعتدال سے متجاوز ہوا تو آپ بعض مریدین کے اصرار سے بغرض تبدیل آب وہوا غلام مرتضی کے باغ کو تشریف فرما ہوئے وہیں ایک بار بوقت نیم شب آپنے بزبان عربی دعا فرمانا شروع کیا کہ الٰہی میرے اقربا ومریدین متعلقین کو جو کہ تیرے وحدانیت اور تیرے حبیب کے (کی) رسالت کے قائل ہیں سرخرو رکھ اور خاتمہ بخیر فرما، غرض وہاں بھی کچھ افاقہ مرض ونقاہت میں نہ ہونے سے آپ کو جامع مسجد میں لے آئے غلام رسول حاضر ہوکر عرض کئے کہ حضرت کیوں اتنا بار اس باغ کی آمدشد میں اٹھائے اس پر ارشاد فرمائے کہ تم کو معلوم نہیں کہ میں واسطے دعا اپنے اقارب ومتعلقین ومریدین ومحبّین کے شہر کے باہر گیا تھا الحمد للہ کہ میری دعا مستجاب ہوئی

ف: یہ آخری ادائی سنت تھی۔

حضرتؒ کے مقربین کا قبل وصال آگاہ ہونا:

چار پانچ روز قبل انتقال کے ایک بار غلام رسول خواب دیکھے کہ دیوان خانہ میں اپنے بیٹھا ہوں اور حضرت زنانی مکان میں سے باہر تشریف فرما ہوئے میں نے اٹھ کر آداب بجالایا میرا اسلام لیکر جلدی سے باہر تشریف فرما ہوئے حضرت کے پیچھے بہت سے لوگ تھے میں نے ان سے پوچھا کہ حضرت اتنا جلدی کہاں جارہے ہیں تو کہے تم کو معلوم نہیں حضرت یہاں کے قطب تھے اب حضرت کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ اپنی جائے پر قطب الدین کو جو پتھر گٹی پر رہتے ہیں مقرر کرکے اور خواجہ رحمت اللہ صاحب کی زیارت کرکے مدینہ منورہ میں حاضر ہونا اسلئے آپ جلدی سے جارہے ہیں صبح غلام رسول اس خواب کی تعبیر اس طرح ادا کئے کہ میر محمد دائم صاحب جب تشریف لائے تو حضرت کے مسند پر بٹھا کر آپ روبرو مثل دستور حضرت کے وقت کے بیٹھ کر واقعہ خواب کا بیان کئے اور کہے کہ حضرت کے مکان کی تیاری کرنا مناسب ہے چنانچہ اسی روز سے قبر کی تیاری شروع ہوئی اور بعد چہارروز کے واقعہ درپیش ہوا۔

حضرتؒ کی وصیت تدفین کے متعلق:

چہار روز قبل انتقال کے آپ نے مریدین وغیرہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ہمارے دفن کے چار جائے ہیں (۱) ہمارا حجرہ بشرطیکہ حضور سے اجازت ہوتو اس حجرہ میں دفن کرنا (۲) دوسری جاء غلام مرتضی کے باغ میں جو کہ قبر ہماری تیار ہے اور اس میں ہم نے دو رکعت بھی پڑی ہیں، (۳) تیسری جاء میاں حاجی عبداللہ کے قبر اور مسجد کے درمیان میں ہے، (۴) اگر ہم کو میاں محمد دائم اپنے باغ میں رکھنے کی اجازت دیں تو وہاں برکات ہونگے حاضرین نے عرض کئے کہ میاں کے ہی باغ میں جائے مقرر ہوئی ہے سنکر ارشاد فرمایا کہ الحمد للہ چنانچہ اسی مقام پر آپ کا مدفن ہوا۔

قبل انتقال کی کیفیت:

تین روز قبل انتقال کے ایک مرتبہ بحالت ضعف ارشاد فرمائے کہ کوئی خوش الحان ہے اس وقت عبدالکریم خان صاحب جو موجود تھے اور خوش آواز بھی تھے آگے بڑھے اور کوئی اشعار پڑھنا چاہے اس کے بعد پھر آپ پر بیہوشی ہوگی بعد افاقہ کے دیکھ کر فرمائے کہ اب بس۔ **ف:** معلوم نہیں اول فرمانے اور بعد بس کہنے میں کیا اسرار تھا۔

وقت وصال کے آپ بے ہوش تھے اس وقت میر حامد علی صاحب نے جو آپ کے قرابت دار تھے خیال کئے کہ ایسے شیخ ہوکر کلمہ کا ورد نہیں فرماتے معاً اس خیال کے آپ نے بہ آواز بلند کلمہ کا ذکر شروع فرمایا اور روح مطہر بشارت **یاایتھا النفس المطمئنة ارجعي الى ربك راضية مرضية** : پر اپنے خالق کو چہارم محرم ۱۲۶۵ھ میں سونپا۔

انا لله وانا اليه راجعون ....

مخلوق کی خدمت اللہ سے محبت کی نشانی

قرآن مجید میں انسانوں سے حسن سلوک کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ نبی رحمت ﷺ نے بھی ساری مخلوق کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی ہے اسلام کے ماننے والے تمام لوگ ایک امت ہیں۔ ان کے درمیان دینی اخوت (بھائی چارہ) پائی جاتی ہے۔ خونی رشتہ کے بغیر بھی وہ ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ رنگ ونسل، زبان وعلاقہ کے اختلاف کے باوجود ان میں ہر فرد کے حقوق ہیں۔ انسانوں کے حقوق سے ان کو محروم نہیں کیا جاسکتا خواہ وہ غریب ہوں، مسکین ہوں، محتاج ہوں، معذور ہوں۔ یتیموں اور وسائل سے محروم انسانوں کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا عام حکم ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو امت کا ہمدرد بنانے کے ساتھ تمام انسانوں کا بھی ہمدرد بناتا ہے تاکہ معاشرہ میں امن برقرار رہے۔ جو شخص تعصب میں مبتلا ہو وہ آدمی اپنے علاوہ اپنی قوم اور دوسری قوم کے ساتھ ہمدردی اور محبت کا روادار نہیں ہوسکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ترجمہ) اور اللہ کی محبت میں وہ مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے کوئی بدلہ یا شکریہ نہیں چاہتے۔

ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کا ڈر ہے جو سخت اور طویل ہوگا۔ اللہ کی محبت میں بھوکے، مسکین، یتیم، قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ یہ ہے انسانی خدمت اور یہ باقی اور ٹھہرنے والی نیکی ہے۔ دوسری جگہ قرآن مجید میں ہے: ترجمہ: اسی طرح اللہ تعالیٰ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے۔ اب جھاگ تو ناکارہ ہوکر چلا جاتا ہے لیکن جو لوگوں کو نفع دینے والی چیز ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح مثالیں بیان فرماتا ہے۔ غیر منافع بخش چیزیں جھاگ کی طرح اڑ جائیں گی۔ لیکن جو کام لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے کئے جائیں گے وہ ٹھہرنے والی باقی رہنے والی نیکی ہوگی۔ اس کی بہت سی صورتیں ہیں۔

بنی نوع انسان کی خدمت کوئی بھی نفع بخش طریقے سے ہو۔ تحریر اچھی ہے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا باقی رہنے والی نیکی وثواب ہے۔ تقریر اگر عوام کے لئے فائدہ ہے تو تقریر بھی زندہ رہے گی اور باقی اور ٹھہرنے والی نیکی کا ثواب بھی ملے گا۔ یتیموں، مسکینوں کو نقصان پہنچانے والا ان کو کھانا نہ کھلانے والا اور لوگوں کو ترغیب نہ دینے والا ان لوگوں کے لئے افسوس (ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے۔

عقیدہ توحید اور انسانی خدمت: قرآن کریم میں دو باتوں پر بہت زور دیا گیا ہے۔ خاص طور سے عقیدہ توحید پر کہ انسان کا خدا سے تعلق مضبوط ہو۔ وہ صرف اور صرف خدا کی عبادت کرے اور اس کے سوا کسی کے سامنے اپنا سر نہ جھکائے۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرے۔ دوسرے یہ کہ انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ رشتہ داروں، پڑوسیوں (خواہ دوسرے مذہب کا ہی ہو)، یتیموں، مسکینوں اور حاجت مندوں کی جو ضرورتیں پوری کرسکتا ہو، پوری کرے۔

جو بھی شخص اس کی خدمت، مدد کا مستحق ہو اور جس کی خدمت کرنا اس کے بس میں ہو وہ اس کی خدمت کرے، قطعی اس کی خدمت سے اپنے کو محروم نہ رکھے۔ انسانوں کی خدمت اور ان کی فلاح کے کام میں غیر مسلموں اور ان کے اداروں کے ساتھ تعاون میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ بشرطیکہ ایمان وعقیدہ پر ضرب نہ پڑے۔ اس سلسلے میں قرآن نے ہمیں تعلیم دی ہے۔

ترجمہ: نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو اور گناہ وظلم وزیادتی کے کاموں میں کسی کا تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ کی سزا بہت سخت ہے۔ (سورۃ المائدہ)

ظلم وزیادتی کے خلاف معاہدہ: آقائے دو عالم ﷺ کی ظاہری بعثت سے پہلے عرب میں کوئی مضبوط سیاسی نظام نہیں تھا۔ جس کی وجہ کر سیاسی وسماجی انتشار پایا جاتا تھا۔ لوگوں کی جان ومال محفوظ نہ تھے۔ ظالموں کا کوئی ہاتھ پکڑنے والا نہ تھا۔ ذرا سی بات پر جنگ وجدال، خون ریزی اور ظلم وزیادتی کا بازار گرم ہوجاتا تھا اسے روکنے والا ڈھونڈا کرنے والا کوئی نہ تھا۔ حرم شریف مکہ جیسے شہر کی حالت بھی اچھی نہ تھی۔ اس صورت حال کو اللہ کے رسول رحمت عالم ﷺ نے بدلنا چاہا۔ آپ نے بعض دردمند لوگوں کو مشورہ کے لئے عبداللہ بن جدعان کے گھر جمع کیا اور یہ فیصلہ کیا کہ ظلم وزیادتی کو ہر قیمت پر روکا جائے گا۔ کسی بھی شخص پر چاہے وہ مکہ کا رہنے والا ہو یا باہر سے آیا ہو، ظلم نہیں ہونے دیا جائے گا اور ضرورتمند کو اس کی حاجت کے مطابق دیا جائے گا۔

حضرت قطب الھند سید شجاع الدین حسین قادری قدس سرہ۔ بحیثیت فقیہ

حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر مصطفیٰ شریف صاحب (عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد)

شریعت اسلامی کے چار اہم مصادر ہے جو اس طرح ہے (۱)الکتاب (۲)والسنہ(۳)والاجماع(۴)والقیاس۔ ان چاروں مصادر مع کتاب اللہ کو جو خصوصیت حاصل ہے وہ کسی پر مخفی نہیں یہاں تک اسکو سمجھنا اور اس سے مسائل کا استنباط کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں کیونکہ اس میں کہیں محکمہ و متشابہات ہیں تو کہیں منطوق ومفہوم ہیں، کہیں ایجاز ہے تو کہیں اطناب ہے کوئی آیت ناسخ ہے تو کوئی آیت منسوخ ہے کہیں اجمال ہے تو کہیں تفصیل۔ الغرض علوم القرآن پر کامل مہارت والا ہی قرآن سے مسائل کا راست استنباط کرسکتا ہے۔

قرآن مجید احکام کے بارے میں صرف اشاروں سے کام لیتا ہے اور بعض احکام کو مفصل بیان کرتا ہے مثلا اقیمو الصلاۃ میں کہیں بھی یہ پڑھنے کو نہیں ملتا کہ ظہر کے چار فرض ہے فجر کے دو فرض ہے اور مغرب کے تین' اسی طرح زکوۃ کے بارے میں کہیں بھی صراحۃ یہ نہیں بتلایا گیا کہ مال کا چالیسواں حصہ بطور زکوٰۃ نکالا جائے اسی طرح روزہ وحج کا بیان ہے۔اب کسی کو اقیمو الصلاۃ کے معنی ومطالب سمجھنا ہے اس کو صاحب شریعت وصاحب قرآن نبینا علیہ الصلاۃ والسلام کے مبارک قول وعمل کے ذریعہ سمجھنا پڑیگا' اسی طرح (واعبد ربک حتی یاتیک الیقین''والذین جاھد وفینا لنھد ینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین) کو بھی قرآن کی روشنی میں سمجھنا ضروری ہے''۔

اور احادیث شریف بھی اوتیت جوامع الکلم سے تعبیر ہے۔ اس کو بھی سمجھنا ہر کے بس کی بات نہیں (من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ) کی حدیث کی شرح فقہی بصیرت چاہتی ہے''۔

اسلامی تعلیمات کے دو اہم مصادر قران مجید اور احادیث شریف کے بعد اجماع وقیاس کا مقام آتا ہے جسکا تعلق فقہ سے ہے۔فقہاء کرام کا اسلام پر بڑا احسان ہیکہ انہوں نے قران و سنت سے مسائل نکال کر عوام کے لئے فقہ کی شکل میں پیش کردیا ہے اگر فقہاء کرام اپنی جانفشانی سے مسائل کا نہ فرماتے تو شریعت اسلامی پر چلنا بڑا مشکل ہوجاتا تھا۔

فقہ اسلامی نہ صرف مسلم سوسائٹی بلکہ پوری انسانیت کے لئے ایک عام قانون ہے جس میں تمام احکام مفصل بیان کئے گئے ہیں اور یہ تمام اسلامی حکومتوں اور امت مسلمہ کے لئے اساسی قانون ہے مثلا''ذبح کی اہمیت اور اس کی افادیت سود کی حرمت زنا کی حدوغیرہ۔ اخر میں فقہ کی ضرورت اور اہمیت کو بیان فرماتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا کہ فاالامۃ الاسلامیہ لا حیاۃ لھا بدون الفقہ (ص:۱۲)

یہ بات مسلمات سے ہے کہ عوام فقہ کے ذریعہ قران وحدیث تک پہونچنے کی کوشش کرے نہ کہ قران وحدیث سے فقہ کی طرف رجوع ہو اور یہ بات ذہین نشین کرنی چاہئے کہ حدیث نبوی سے پہلے فقہ اسلامی کی تدوین وترتیب عمل میں آئی اور ہر محدث فقیہ نہیں تھا لیکن فقیہ محدث تھا۔حضرت امام اعظمؒ کے فقہ کے بارے میں حضرت انوار اللہؒ امام اعظم کی حدیث درسی اور اس میں ان کی مہارت کے بارے میں حقیقۃ الفقہ حصہ اول میں فرماتے ہیں کہ امام صاحب کے اجتھاد کے وقت کل روئے زمین کے احادیث کا سرمایہ امام صاحب کے حلقہ میں پہونچ چکا تھا جس کو حسب ضرورت اہل حلقہ پیش کیا کرتے تھے محدثین جو امام صاحب کے حلقہ میں شریک ہوا کرتے تھے وہ مخالفانہ شرکت نہ تھی بلکہ استفادہ مقصود تھا۔

اسی سبب امام صاحب بڑے وثوق سے یہ اعلان فرماتے ہیں کہ اگر میرے فتوے کی ضد میں کسی کو حدیث مل جائے تو میرا فتوی رد کردیا جائے اور حدیث کو قبول کیا جائے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ میرا کوئی فتوی حدیث 'تفسیر نہیں۔

قران وحدیث اور فقہ کی اہمیت وضرورت کو سمجھنے کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ فقہ اور تصوف کے ربط وعلاقہ کو سمجھا جائے' چونکہ ہمارے ممدوح حضرت شجاع الدین قدس سرہ بیک وقت ایک فقیہ اور صوفی باصفا تھے اس لئے فقہ اور تصوف کے باہم ربط کو سمجھنا بے حد ضروری ہے جس نے تصوف کو بغیر فقہ کے حاصل کیا وہ صراط مستقیم پر نہیں ہے۔

چنانچہ یہ مشہور ہے کہ ہر صوفی فقیہ ہوتا ہے لیکن ہر فقیہ صوفی نہیں ہوتا۔حضرت بیک وقت مفسر' مجود 'محدث' اور صوفی باصفا تھے۔آپ کی بصیرت افروز تصانیف آپ کی علمی عبقریت پر شاھد عادل ہے۔اس عاجز کے مقالہ میں حضرت ممدوح کی صرف ایک تصنیف ''کشف کلام کا ایک سرسری جائزہ پیش خدمت ہے:۔

حضرت قطب الھند ایک راسخ حنفی فقیہ تھے آپ کی فقہی خدمات کا جائزہ اس مختصر سے مقالے میں لینا نہایت دشوار ہے اور آپ کی بعض خدمات نظریات سے زیادہ عملی تربیت پر مشتمل ہے۔سینکڑوں ھزاروں مرد آپ کی فقہی بصیرت سے سرفراز ہوکر اپنی زندگیوں کو فلاح ودارین سے مزین کرلیتے اور اجتماعات میں باضابطہ تجوید فقہ وحدیث کا درس دیا کرتے تھے۔کشف الکلام اگرچکہ ایک مختصر منظوم فقہ رسالہ ہے مگر اس میں شریعت کے تمام مبادیات کو علمی اور تحقیقی انداز میں حضرت والا نے پیس کیا ہے عام قاری کے استفادہ کے لئے حضرت نے آسان اردو میں شرعی مسئلہ کو منظوم فرماکر ہم اہل احناف پر بڑا احسان فرمایا ہے۔اس رسالہ کی متعدد اشاعت اس کی اہمیت پر دال ہے۔کشف الکلام کے موضوعات میں البا تیات 'مہارت غسل وضووتیمّم کے مسائل کے ساتھ ساتھ حیض ونفاس کے مسائل کو بڑے ہی احتیاط سے پیش فرمایا ہے جو ایک عام قاری کو بھی اپیل کرتے ہیں ان مسائل کے علاوہ نماز' روزہ' زکوۃ حج اور قربانی کے مسائل کو مفلوح پیش کیا ہے۔

'''بیان فرائض غسل'' اس موضوع کے تحت غسل کے فرائض اور سنن کو جس فور کے ساتھ منظوم فرمایا ہے وہ قارئین کیلئے بہت ہے۔آج سے دیڑھ سو برس کی اردو سے ملاحظہ ہو کہ کس قدر سلیس زبان میں دقیق مسائل کو بیان فرمایا ہے گویا کہ سمندر کو کوزے میں بند کردیا ہے اور پھر غسل سے متعلق تمام ضروری باتیں ایک ہی عنوان کے تحت جمع فرمادئے جس سے اس کی فقہی بصیرت کا پتہ چلتا ہے۔

''بیان صفت نماز''

بیان صفت نماز آپ کا صدقیانہ آنکھ جھلکتا ہوا دیکھائی دیتا ہے نماز کی ادائیگی اور اس کی صفت کو فقہ اور تصوف سے غریب فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔آپؒ نے اس کو بہترین انداز میں بیان فرمایا ہے۔

فقہاء نماز کو ظاھر کی اصلاح فرماتے ہیں جبکہ صوفیاء نماز کی اندرونی کیفیت کی طرف توجہ فرما کر اس کو''الصلوۃ معراج المومنین'' تک پہنچا دیتے ہیں خلاصہ کلام یہ ھیکہ ۱۳۸۳ اشعار پر مشتمل یہ منظوم رسالہ فقہ اسلامی کی تاریخ میں ایک اہم رسالہ ہے جس سے ہر زمانے میں لوگ مستفیض ہوتے آرہے ہیں اس کے علاوہ حضرت کا ایک اور فقہی رسالہ جوہر انتظام سے مشہور ہے اس کو بھی وہی مقبولیت عطا ہوئی جو کشف الکلام کو عطا ہوئی' جوہر انتظام ۲۴۰ اشعار پر مشتمل ہے جس کی ابتداء میں آپ ﷺ کی نعت خلفاء اربعہ کے مناقب بیان فرمائے ہیں۔ان دو رسالوں کے علاوہ آپ کا ایک اور رسالہ۔''رسالہ احتلام ہے'' جو ایک مرید کے سوال کا فارسی میں جواب ہے۔

Edited, Printed, Published & Owned by : Syed Shah Obaidullah Qadri, Managing Editor: S.M.Ibrahim Qadri, Sub-Editor: Syed Baquar
Print at: Aijaz Printing Press S.No. 22-8-81, Chatta Bazar, Hyderabad. Published from:Office Shujiya Times D.No.22-5-918/15/A, Charminar Hyderabad-2. PH:66171244,Tel/Fax:24515253, Email:shujaiyatimes@yahoo.com, Facebook:Shujaiyatimes.HYD Website: www.shujaiya.com